رضا کے مسلک حق پر سدا رہو قائم   بریلوی ہی رہو عافیت اسی میں ہے

بریلوی ہی اہلسنت ہیں

مرتب

شہزادۂ بحر العلوم مولانا شکیب ارسلان مبارکپوری

8127546817

ناشر

بحر العلوم عرس کمیٹی پورہ خضر، مبارکپور، اعظم گڑھ

نام کتاب: بریلوی ہی اہلسنت ہیں

مرتب: مولانا شکیب ارسلان مبارکپوری

سن اشاعت: صفر ۱۴۲۹ھ۔نومبر ۲۰۱۷ء

باراول: گیارہ سو(۱۱۰۰)

صفحات: ۴۸

قیمت: تیس روپئے

بریلوی ہی اہلسنت ہیں

لگا رہا ہوں مضامین نو کے پھر انبار　　　خبر کرو میرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

بلاشبہ بریلوی ہی اہلسنت ہیں: بالعموم لفظ سنی، شیعہ کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے۔ اور اب بہت سارے فرقے سنی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر تاریخ کی روشنی اور دورِ جدید میں سنی، حنفی، بریلوی، جو اس مسلک کی تائید کرتے ہیں۔ صحیح معنوں میں وہی سنی ہیں۔ اور سنت ہی اسلام ہے۔

مگر کچھ خوش عقیدہ مسلمانوں نے سنی حنفی کے ساتھ بریلوی کے الحاق کو بدمذہبوں کا دیا ہوا لقب مانا ہے۔ جیسا کہ ''اسلام میں بریلوی ایک فرقہ'' اور درج ذیل مکتوب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے۔

مکتوب (۱) مولانا محمد احمد صاحب مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارکپور بنام ڈاکٹر شرر صاحب مصباحی مبارکپوری

واقعہ یہی ہے کہ اہلسنت کو بدمذہبوں نے ہی بریلوی کا نام دیا ہے، تاکہ یہ باور کرانا آسان ہو کہ یہ ایک نیا فرقہ ہے۔ جو بریلی سے پیدا ہوا۔ وہی اس کا مورد و مسکن ہے۔ ماضی سے اس کا کوئی تعلق نہیں آپ یا کوئی صاحب نظر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ان کے خلفاء و تلامذہ بلکہ حافظِ ملت قدس سرہٗ یا ان کے رفقائے درس کی کسی تحریر میں یہ دکھادیں کہ انھوں نے اہلسنت کو بریلوی سے نامزد کیا ہے۔ (غمزۂ چشم ہمزہ ص ۲۱)

"بدمذہبوں نے ہی اہلسنت کو بریلوی کا نام دیا ہے" یہ ایک دعویٰ ہے اس پر دلیل نہیں پیش کی گئی ہے۔ مدعی کو ضروری ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کو دلیل سے مبرہن کرے۔ مدعیٰ علیہ سے دلیل کا مطالبہ اصول کی خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا اس بات کا ثبوت درکار ہے کہ اعلیٰ حضرت یا ان کے تلامذہ و خلفاء نے اہلسنت کو اپنے طور پر بریلوی لکھنے سے منع فرمایا ہو۔ ہم

اس کے قائل ہیں کہ برائے امتیاز علمائے اہلسنت نے سنی، حنفی کے ساتھ بریلوی کا اضافہ فرمایا۔ کیونکہ وہابی اپنے آپ کو اہل حدیث، اور سلفی لکھتے ہیں۔ اور دیوبندی اپنے آپ کو سنی حنفی کہنے لگے ہیں۔ انشاء اللہ ہم آنے والے صفحات میں اس کی بھرپور وضاحت کریں گے کہ جس وقت اہلسنت یا سنی کی تعریف میں ''بریلوی'' کے اضافہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ تو اس وقت اس کا اضافہ نہیں کیا۔ اور بدمذہبوں نے اس لفظ کو بریلی کی بازاروں کے بطن سے پیدا فرقہ نہیں کہا۔ بلکہ اعلیٰ حضرت کے افکار ونظریات ان کے عقائد وتعلیمات سے لفظ بریلوی کا رشتہ استوار کیا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کے عقائد ومعتقدات سے اجتناب محال ہے۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت نے اپنے وہابی خصم کو جواب دیا۔ یہاں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح وبلاحرج ہے۔ وہابی اسی اصل سے جاہل ہوکر پوچھتے ہیں کہ خدا اور سول نے کہاں اس کا حکم دیا ہے۔ ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا اور سول نے کہاں منع کیا ہے۔ جب نہ حکم دیا ہے نہ منع کیا تو جواز ہی رہے گا۔ مجلس میلاد وقیام، سوم وفاتحہ وغیرہ مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہوجاتے ہیں۔ الامن والعلیٰ ص ۱۷۶

لہٰذا اعلیٰ حضرت یا ان کے خلفاء وتلامذہ نے جب نہ منع کیا۔ اور نہ اجازت دی۔ تو اجازت ہی رہے گی اور اپنے طور پر اہلسنت کو بریلوی لکھنا صحیح ہوگا۔ کیا یہ طریقۂ استدلال، اور طرز سوال وہی نہیں ہے جسے بار بار وہابی، اور دیوبندی اہلسنت سے کرتے ہیں۔ کہ میلاد وقیام اور سوم وفاتحہ کا ثبوت حدیث سے دیں۔

اہلسنت کو بریلوی سے متعارف حافظ ملت کے طریقۂ کار اور ان کے تلامذہ کی تحریروں میں جابجا موجود ہے۔ مثلاً جامعہ اشرفیہ کے دستور میں لکھا ہے۔ ابتداء ہی سے جامعہ کا کوئی دستور مرتب نہیں تھا۔ ۱۹۷۱ء میں الجامعۃ الاشرفیہ کی بنیاد پڑی۔ اس وقت حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف صاحب اور بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب علیہا

الرحمہ اوران کے رفقائے کار نے دستور مرتب فرمایا۔ اس کو گورمنٹ سے رجسٹرڈ کرایا۔ وہ دستور چھپ کر آ بھی گیا جن کی چند دفعات درج ذیل ہیں۔

(۱)ادارہ کا مسلک: اس کے بانیوں (شیخ المشائخ ابواحمد محمد علی حسین صاحب اشرفی جیلانی، اورصدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت کے موافق سنی، حنفی، بریلوی ہوگا۔ سنی واہلسنت وجماعت ہر وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہے جو تمام اعمال وعقائد میں سلف صالحین کا متبع ہو۔ **موجودہ زمانہ میں جس کی واضح نشانی یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمہ سے اعمال وعقائد میں بالکلیہ متفق ہو۔** اور تمام فرق باطلہ مثلاً وہابی، دیوبندی، رافضی غیر مقلد وغیرہ سے دورونفور ہو۔ اور کتاب مستطاب حسام الحرمین مصنفہ اعلیحضرت فاضل بریلوی کو حرف بحرف مانتا ہو۔

(۲) مقاصد: مسلک امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی ترویج وتبلیغ نیز بدمذہبوں گمراہوں سے مسلمانوں کو بچانا۔

(۳) غیر متبدل اصول: جملہ مدرسین وملازمین، سارے عہدیداران تمام ممبران کو عہدیدار اعلیٰ کے سامنے اس مضمون کا حلف لینا ہوگا میں ہمیشہ ادارہ کے دستور کا وفادار رہوں گا۔ ادارہ کے مقاصد اور دستور کی خلاف ورزی، کسی قسم کی جدوجہد میں کبھی شریک نہ ہوں گا۔ اور باستثناء غیر مسلم ملازم سب کو یہ اقرار بھی کرنا ہوگا۔ میں صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہوں۔ اور کتاب مذکور حسام الحرمین کی مکمل تائید کرتا ہوں۔

غور فرمائیں۔ دستور میں سنی واہلسنت ہر وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہے۔ جو تمام اعمال وعقائد میں سلف صالحین کا متبع ہو۔ صرف اتنا ہی لکھنا کافی تھا۔ مگر ضرورت داعی ہونے کے سبب خط کشیدہ عبارت کا اضافہ ناگزیر ہوا۔ اس سے مسلک اعلیٰ حضرت لکھنے کا استحباب اور استحسان بھی واضح ہوا۔

دستور کی ترتیب اکابرین اہلسنت کے ذمہ دار علماء کی مرہون منت ہے۔ حافظِ ملت

علیہ الرحمہ نے سنی، حنفی، کے ساتھ بریلوی کے اضافہ کو ناگزیر سمجھا۔ اور اسے باقی رکھا۔ اب اگر تسلیم کیا جائے کہ اہلسنت کو بدمذہبوں نے ہی بریلوی سے موسوم کیا۔ تو معاذ اللہ دستور کے مرتبین، اور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو بدمذہب مانا جائے۔ یا کم از کم بدمذہبوں کے اشتہاری پروپیگنڈہ کا مجرم گردانا جائے۔ یا ان کا شریک سمجھا جائے۔ یہ بڑا سنگین الزام ہوگا۔

شعر: ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام　　وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

مکتوب (۲) مولانا محمد احمد صاحب مصباحی جامعہ اشرفیہ بنام ڈاکٹر شرر مصباحی مبارکپوری

میں اب بھی اسی رائے پر قائم ہوں کہ بریلوی غیروں کا دیا ہوا لقب ہے۔ اشرفیہ کا دستور ۱۹۷۱ء کے قریب مرتب ہوا اس سے قبل پچاس سال میں مخالفین اپنا کام کر چکے تھے۔ اس کے باعث برائے امتیاز سنی، حنفی کے ساتھ بریلوی کا اضافہ برمحل اور مناسب ہے آپ کی روایت کے بموجب دستور کی ترتیب استاذنا العلام حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب اور ان کے رفقائے کار کا عمل ہے۔ حضرت حافظ ملت علیہ الرحمہ نے نہ بقلم خود اسے لکھا۔ اور نہ بچشم خود اس کا مطالعہ فرمایا۔

(۷) یہاں بھی میری ایک رائے ہے۔ مسلک اعلیٰ حضرت سے تعارف وہاں کارآمد اور مفید ہے جہاں اعلیٰ حضرت کی ذات ان کے نظریات، یا ان کی خدمات، ان کی تصانیف اور قدیم مسلک حق پر ان کی استقامت سے لوگ کم از کم اجمالاً روشناس ہوں۔ ورنہ امتیاز کے بجائے اشتباہ ہوسکتا ہے۔ (غمزۂ چشم ہمزہ ص ۳۶)

میں بھی اپنی رائے پر اٹل ہوں۔ کہ بدمذہبوں سے امتیاز کے لئے علمائے اہلسنت نے اپنے طور پر "بریلوی سے موسوم کیا" اور اس مطالبہ پر بھی قائم ہوں کہ ۱۹۷۱ء سے قبل پچاس سال میں مخالفین اپنا کام کر چکے تھے۔ یہ دعویٰ محض ہے۔ اس کا ثبوت مطلوب اور اس کی دلیل درکار ہے۔ صرف اور صرف دعویٰ بیکار ہے۔

بدمذہب اور مخالفین اہلسنت جس زہر ہلاہل، اور سم قاتل یعنی ''بریلوی'' کو اہلسنت کے کلیجہ میں پیوست کر چکے تھے۔ وہی زہر کس طرح آبِ شیریں، اور چشمہ صافی ہو گیا۔ کہ اشرفیہ کے دستور میں سنی حنفی کے ساتھ بریلوی کا اضافہ مناسب اور برمحل ہو گیا۔ اور یہی اضافہ اسی امتیاز کے ساتھ اکابرین اہلسنت کریں تو وہ وہابیوں کے تشہیری مجرم گردانے جائیں۔

حضرت امام الحکمت ہوں یا حضرت بحر العلوم، حضرت علامہ ارشد القادری ہوں یا حضرت شیخ الاسلام یہ علماء اشرفیہ کی ہری ہری ڈالوں۔ اور بھری بھری بالوں کے ہی تو خوشہ چیں ہیں۔ اور یہ انھیں کی جبین قلم کے سجود نیاز۔ اور در نایاب ہیں۔ جنہوں نے سنی حنفی کے ساتھ بریلوی کا اضافہ فرمایا۔ جب مکتوب میں یہ تسلیم ہے کہ مرتبین دستور کے باعث یہ شجر ممنوعہ (بریلوی) کا استعمال جائز اور درست برمحل، اور مناسب ہے۔ پھر یہ لقب بدمذہبوں کا دیا ہوا کس طرح ہوا۔

خط کشیدہ الفاظ پڑھ کر میرے حیرت کی انتہاء نہیں رہی۔ ۱۹۷۱ء سے قبل پچاس سال میں مخالفین اہلسنت کو بریلوی ایک نئے فرقہ کے بطور موسوم کر چکے تھے۔ طعن و تشنیع کا یہ نشتر کتنی جرأتمندی اور بے باکی کے ساتھ اساطین اہلسنت کے قلب میں پیوست کیا گیا ہے۔ اور کتنا سنگین الزام ان پر عائد کیا گیا ہے۔ ۱۹۷۱ء سے قبل پچاس سالہ عہد حضرت حجۃ الاسلام اور حضرت صدر الشریعہ کا تھا۔ حضرت مفتیٔ اعظم ہند اور حضرت محدث اعظم ہند کا تھا۔ حضرت صدر الافاضل اور حضرت مبلغ اسلام کا تھا۔ حضرت اشرفی میاں اور حضرت برہان ملت کا تھا۔ حضرت حافظ ملت اور سرکار مجاہد ملت اور ان جیسے سیکڑوں مشاہرین اہلسنت کا تھا۔ جن کے بدولت ہم مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم ہیں۔ اور بریلوی مسلک کی اساس اور بنیاد مستحکم ہے۔ ان کے عہد زریں ہی میں بدمذہبوں نے اہلسنت کو بریلوی سے موسوم کر دیا۔ اور باور کرا دیا کہ یہ ایک نیا فرقہ ہے۔ جو بریلی سے پیدا ہوا۔ ماضی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ اور یہ اساطین اہلسنت بدمذہبوں کی چال سے ناواقف رہے۔ یا خواب

خرگوش میں مست خراٹے لیتے رہے۔غور کریں ان کے عہد میں جب شدھی تحریک چلی اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والا اور لاکھوں مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے والا کون تھا۔ ندوہ کی گمراہیوں کا پردہ چاک کرنے والا اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے اسٹیج سے جدوجہد آزادی، اور حصول حقوق انسانیت کی روح پھونکنے والا کون تھا۔مگر آہ کہ ہم نے ان کے پاؤں کے آبلوں اور ہاتھوں میں پڑے ہوئے چھالوں کا کیا ہی اچھا صلہ دیا ہے۔

جدوجہد آزادی: اور تحریک تحفظ مساجد ومقابر ۱۹۴۵ء جمعیۃ عالیہ اسلامیہ مرکزیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) کے دستور میں غیر مبتدل اصول کے تحت لکھا ہے (۱) ہر سنی عالم اور شیخ طریقت اس جمعیۃ کا رکن ہوسکے گا۔(۲) غیر سنی کسی حال میں اس جمعیۃ کا رکن یا عہدیدار نہیں ہوسکتا۔(۳) سنی وہ ہے جو ما انا علیہ واصحابی (جس پر میں اور میرے صحابہ قائم ہیں) کا مصداق ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین وخلفاء راشدین اور مسلم مشائخ طریقت اور متأخرین علمائے کرام ان میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت بحر العلوم فرنگی محلی ،حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی، حضرت مولانا فضل رسول بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین رام پوری، اور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی، قدست اسرارہم کے مسلک پر ہو۔

آل انڈیا سنی کانفرنس ۲۱۳

تحریک آزادی: اور ۱۹۴۷ء کے قیامت خیز ہنگامے ہزاروں علمائے اہلسنت کی جمعیۃ کے ساتھ ان کے ناقابل فراموش قربانیوں کے کارنامے تاریخ کے اوراق میں بکھرے پڑے ہیں۔۱۹۷۱ء سے پچیس سال قبل آل انڈیا سنی کانفرنس کے دستور میں سنی اور اہلسنت کی تعریف میں بریلوی نہیں لکھا ہے۔اور مولانا محمد احمد صاحب مصباحی فرماتے ہیں۔۱۹۷۱ء سے قبل پچاس سال میں مخالفین اہلسنت کو بریلوی کے لقب سے موسوم کر چکے تھے۔اسلام کے سچے خادموں، اور مسلک اعلیٰ حضرت کے جانثاروں پر کتنا خطرناک حملہ ہے۔

شعر: یوں نہ نکلے برچھی سینہ تان کے　　　اپنا بیگا نہ ذرا پہچان کے

جب ۱۹۴۷ء میں بدمذہبوں نے خود کو اہلسنت سے متعارف کرانا چاہا اور خود کو اہلسنت لکھا تو جمعیۃ عالیہ رضویہ پنجاب کی قرارداد نے انہیں رسوا کیا۔ ملاحظہ ہو۔

یہ جلسہ مرکز تنظیم سنت، اور سنی بورڈ لکھنؤ سے قطعی بیگانگی کا اعلان کرتا ہے۔ اور اہلسنت کو خبردار کرتا ہے کہ یہ ہر دو جماعتیں دیوبندیوں اور وہابیوں کی تبلیغی جماعت کے دو نام ہیں۔ تاریخ آل انڈیا کانفرنس ص ۴۷

بدمذہب نے جب اہلسنت یا سنی کے نام سے دھوکہ دینا چاہا اور خود کو سنی سے موسوم کیا۔ اکابرین اہلسنت نے سختی سے برأت اور بیزاری کا اعلان فرمایا۔ پھر بھی اپنوں کی کیسی نوازش ہے۔

جب سے ہم لفظ بریلوی پر اکتفاء کر کے اہلسنت و جماعت کے وسیع و عریض پلیٹ فارم کو غیر محسوس طریقہ پر چھوڑنے لگے ہیں اور اہلسنت کے آفاقی تشخص کو غیروں کے حوالہ کر کے لفظ بریلوی کو اپنا طرۂ امتیاز سمجھنے لگے۔ وہابیہ مقلدین خود کو اہلسنت کہنے، لکھنے، اور سمجھنے لگے ہیں۔ پہلے وہ وہابی مناظر ہوا کرتے تھے۔ اور خود کو وہابی مناظر سمجھتے تھے۔ مگر اب ہماری عقل مندی سے وہ خود کو مناظر اہلسنت، اور اپنی تنظیموں کا نام تنظیم اہلسنت، یا تنظیم علمائے اہلسنت رکھ رہے ہیں۔ اور ہم مناظر اہلسنت سے مناظر بریلوی ہو گئے۔ سنی مناظر سے بریلوی مناظر ہونے میں اپنی شان زیادہ سمجھنے لگے۔ بریلوی ایک فرقہ ص ۷۰

برصغیر پاک و ہند میں وہابی افکار و نظریات کے چہرے دو ہیں۔ (۱) غیر مقلد (۲) مقلد۔ غیر مقلدین میں چکڑالوی اہل قرآن، اہل حدیث ہوتے ہیں۔ جو خود کو انہیں ناموں سے متعارف کرتے ہیں۔ اور اہلسنت لکھنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

مقلد: ان کا فکری اور اعتقادی تعلق اکابرین دیوبند سے ہے۔ وہ خود کو دیوبندی سے موسوم کرتے ہیں۔ دیوبندی مسلک کے مدارس۔ مساجد، اور مختلف جماعتیں ہیں۔ تبلیغی جماعت، مودودی جماعت مشہور ہیں۔ ان کا سب سے بڑا ادارہ دارالعلوم، دیوبند میں ہے۔

مظاہر علوم، سہارنپور، ندوۃ العلماء لکھنو، جامعۃ الفلاح بلریا گنج، دارالعلوم اور مفتاح العلوم مئو۔ احیاء العلوم مبارکپور، ان کے کسی ادارہ میں اہلسنت کا لاحقہ نہیں ہے۔ اور مسلک اعلیٰ حضرت سے منسوب ادارے مساجد، انجمنیں، اور جماعتیں بھی ہیں۔ مشہور اداروں میں دارالعلوم اہلسنت مدرسہ اشرفیہ مبارکپور، دارالعلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی، انجمن اہلسنت واشرفی دارالمطالعہ مبارکپور، آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد، سنی جمعیۃ العلماء بمبئی، سنی تبلیغی جماعت باسنی، اکابرین اہلسنت مشائخین طریقت کے القاب شیر بیشۂ اہلسنت، تاجدار اہلسنت، امام اہلسنت، پاسبان اہلسنت ملے گا۔ اور حضرت علامہ ارشدالقادری مرحوم جن پر حضرت مولانا وارث جمال صاحب قادری زیدمجدہٗ نے بڑی کاری ضرب لگائی ہے۔ اور انھیں خلد مکانی کرکے اھل الجنۃ بلہٌ (جنتی بیوقوف) کا مژدہ سنایا ہے۔ ان کے اسمِ گرامی کے ساتھ بھی آپ ''قائد بریلوی'' یا قائد مسلک اعلیٰ حضرت نہیں پائیں گے۔ پوری دنیا میں وہ قائد اہلسنت کے لقب سے مشہور ومتعارف ہیں۔

مناظروں میں بھی ''شیر بیشۂ اہلسنت، بمقابلہ روباہ دشت دیوبندیت، یا مناظر اہلسنت بمقابلہ دیوبندی مناظر لکھا پائیں گے۔ کیونکر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ''اہلسنت نے اپنا وسیع وعریض پلیٹ فارم چھوڑ کر غیروں کے حوالہ کردیا۔ اور ہم مناظر اہلسنت سے مناظر بریلوی ہوگئے۔ سنی مناظر سے بریلوی مناظر ہونے میں اپنی شان زیادہ سمجھنے لگے۔

شعر: سورج میں لگے دھبے قدرت کے کرشمے ہیں
بت ہم کو کہیں کا فر اللہ کی مرضی ہے

ہم نے اہلسنت یا سنی نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑیں گے۔ اسی طرح مسلک اعلیٰ حضرت یا بریلوی نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑیں گے۔ آئندہ اپنے مقام پر اس کی بھرپور وضاحت کریں گے کہ یہ دونوں الفاظ ما انا علیہ واصحابی اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ کے مصداق ہیں۔ جو اہلسنت یا سنی ہیں۔ وہی مسلک اعلیٰ

حضرت و بریلوی ہیں۔

شعر: شہر شہر ڈھونڈ آئے در بدر پکار آئے قرض جستجو سر سے اس طرح اتار آئے

کوئی صوبہ ہو یا ضلع، کوئی شہر ہو یا گاؤں ہم نے کہیں بھی دیوبندی مناظر کو مناظر اہلسنت، یا ان کی تنظیموں کا نام اہلسنت یا تنظیم علماء اہلسنت لکھا اور چھپا ہوا نہیں دیکھا۔ اسی طرح ان کے بے بال و پر مناظر جو انتقال کر گئے ان کے نام بھی اہلسنت کے لقب سے خالی تھے۔ ادھر ایک بدتہذیب مناظر پھڑ پھڑاتے نظر آئے۔ ۲۰۰۵ء کٹیہار میں مناظرہ ہوا۔ کتاب کے ٹائٹل پر سنی مناظر۔ مفتی مطیع الرحمن رضوی۔ اور دیوبندی مناظر مولانا طاہر گیاوی لکھا ہوا ہے۔

میں نے تاریخی اور تحقیقی دستاویز شہادتوں کی سلک میں پرو دیا ہے۔ ان مشاہدات سے ہٹ کر کچھ حقائق ہوں تو پیش فرمائیں۔

ایک ضروری ہدایت:۔ حکومت ہند نے شیعہ، اور سنی، دو وقف بورڈ بنائے ہیں۔ سنی وقف بورڈ پر وہابی اور دیوبندی کی اجارہ داری ہے۔ اور یہی اس پر قابض اور دخیل ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت خاجہ قطب الدین بختیار کاکی، محبوب الہی، حضرت نظام الدین اولیاء اور حضرت سید سالار مسعود غازی، کے اوقاف اور اس کی پراپرٹی کے وہی خادم اور مجاز ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہی ہوسکتی ہوگی کہ اہلسنت کا آفاقی تشخص، اور اس کا وسیع وعریض پلیٹ فارم غیر محسوس اور لاشعوری طور پر غیروں کے حوالہ کر کے لفظ بریلوی کو اپنا طرۂ امتیاز سمجھنے لگے ہوں گے۔

اسی طرح عربی مدارس میں مولوی، عالم، فاضل امتحانات کے دو پرچے شیعہ، اور سنی ہوا کرتے ہیں۔ اسی حساب سے کتابیں بھی داخل نصاب ہوں گی نہیں بلکہ ہیں۔ وہابی، دیوبندی، مودودی، اور ندوی مصنف کی کتب اور ان کے مکتبہ کی مطبوعات سنی پرچے کے نصاب میں داخل ہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت والے سنی اس امتحان میں شریک ہوتے ہیں۔ اور

اپنے مدارس کو ایڈ ڈبھی کراتے ہیں۔ یہاں بھی یہی وجہ ہوسکتی ہوگی کہ اہلسنت کا آفاقی تشخص اور اس کا وسیع وعریض پلیٹ فارم لفظ بریلوی پر اکتفاء کر کے اپنی شان اور طرۂ امتیاز سمجھنے لگے۔ اور غیروں نے خود کو سنی سمجھ کر اسے قبول کرلیا۔ اس طرح سنی امتحان پر ان کی اجارہ داری قائم ہوگئی ہوگی۔

لفظ بریلوی کے خلاف جس شدید مزاحمت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اس کے بجائے ابر کرم کے چند چھینٹے اگر اہلسنت کے سوکھے دھانوں پر پڑ جاتے تو اہلسنت کی کھیتیاں (سنی وقف بورڈ) شاداب ہوجاتیں۔ اور غیروں کے چنگل اور اس کے خرد برد سے محفوظ ہوجاتیں۔

اے کاش اخلاص عمل کے ساتھ محنت کی جائے تو کچھ مشکل نہیں ہے۔

عقیدت ومحبت کے پردے میں ایک خالص تاجر طبقہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت پر تنہا اپنا اجاہ داری جتا کر ان کے نام اور کام کو کیش کر کے عیش میں مصروف ہے اے کاش اہلسنت کے ساتھ اپنے والہانہ عقیدت اور شدید وابستگی کی نمود میں وہ مخلص بھی ہو؟

بریلوی ایک فرقہ ص ۴۰

اس طرح کے تبصروں سے نہ کسی کا قد اونچا ہوگا۔ اور نہ شخصیت میں نکھار پیدا ہوگا۔ اتنی بات بلاشبہ درست ہے کہ مخالفین کا اعتقادی رشتہ دیوبند سے جڑا ہوا ہے۔ اور اہلسنت کی عقیدت ومحبت کا تعلق بریلی سے قائم ہے۔ اہلسنت انہیں دیوبندی کہا کرتے تھے۔ اسی کے جواب میں انہوں نے اہلسنت کو بریلوی کہا۔ کس طرح سمجھ لیا گیا کہ اہلسنت کا آفاقی تشخص اور اس کا وسیع پلیٹ فارم چھوڑ کر لفظ بریلوی پر اکتفاء کرلیا۔ یہ سنگین الزام بلکہ صریح ظلم ہے۔

اور اگر کسی نے اپنا تعارف ماتریدی، یا اشعری سے کیا۔ تو اسے سنی نہیں کہیں گے۔ کیا اس نے بھی بریلوی کی طرح اپنی مٹی پلید کر لی۔ اور اسے بھی بے دین فرقہ سمجھا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ ماتریدی منسوب ہے سنی حنفی کے ساتھ، اور اشعری موسوم ہے سنی شافعی کے ساتھ، اسی

طرح بریلوی مشہور ہے، سنی کے ساتھ، کہ یہ وہابی، یا دیوبندی نہیں ہے۔اسی طرح ایک فرقہ نے اپنی مسجد کا نام اہلحدیث رکھا دوسرے نے کبھی سنی، اور کبھی سنی حنفی، اب اہلسنت کے کلاہ افتخار اور طرۂ امتیاز میں کون سا چاند لگایا جائے جو بدمذہبوں سے الگ ہوجائے اکابرین اہلسنت کو لفظ ''بریلوی'' ہی امتیاز کیلئے مناسب اور مفید لگا۔اس لئے خود کو بریلوی سے موسوم کیا۔

مکتوب (۲) کی نقاب کشائی کریں۔اور بغور پڑھیں۔ دستور کی ترتیب حضرت علامہ عبدالرؤف صاحب اور ان کے رفقاء کار کا عمل ہے حضرت حافظِ ملت نے بقلم خود نہ اسے لکھا۔اور بچشمِ خود نہ اسے پڑھا جیسا کہ آپ کا بیان ہے۔ایک غلط فکر وخیال مسلط کرنے کے لئے ایک صاحب کے قول کو بنیاد بنا کر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی شخصیت کو پامال کیا گیا۔ کہ دستور کے مندرجات اور اصول وضوابط جانے بغیر آپ نے دستخط کردیا۔حضرت کی اصول پسندی کافی مشہور ہے۔ایک دفعہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے دستخط سے خارجہ کردیا۔آپ اپنے قلم سے اس کا داخلہ کرلیں۔ اصول اور ضابطہ کی جانکاری بغیر دستور پر دستخط کرنا بے اصولی ہے جو آپ کی ذات سے ناممکن ہے۔جس وقت دستور چھپ کر آیا مبارکپور کے چار علماء حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔سوال کیا دستور آپ نے لکھا ہے حضرت نے فرمایا میں نے تو نہیں لکھا ہے۔مگر جب میرے لوگوں نے لکھا ہے تو آپ سمجھیں میں نے ہی لکھا ہے۔اور دستور میں جو اختیار مجھے دئے گئے ہیں۔آپ کبھی بھی مجھے اس پر عمل کرتے نہیں پائیں گے۔ میں کل بھی خادم تھا۔آج بھی خادم ہوں۔کل بھی خادم ہی رہوں گا۔ جب دستور چھپ کر آیا اس کے بعد حضرت پانچ، چھ سال تک حیات ظاہری میں جلوہ افروز رہے۔اس عرصہ میں بھی دستور نہ دیکھا نہ پڑھا۔اور جب مبارکپوری علماء کے سوالات کے دائرے میں آئے اس وقت بھی نہ دیکھا نہ پڑھا۔اللہ اللہ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔

ہم نے جامعہ اشرفیہ میں ابتدائی اسباق کے دوران اپنے اساتذہ کو فرماتے سنا۔بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ''ابدأ'' محذوف ہے، اس لئے اس کا معنی شروع اللہ کے نام سے ہوگا۔

ڈاکٹر شرر مصباحی صاحب کا بیان نہ بچشم خود دیکھا۔ نہ پڑھا میں ''طباعت سے پہلے'' محذوف ہو۔ جس کا مطلب ہے دستور کو طباعت سے پہلے نہ بچشم خود دیکھا۔ نہ پڑھا۔ یہی صحیح ہے۔

مصرع:۔ محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔

ایک غلط اور غیر ضروری بات منوانے اور اپنی انا کی تسکین کی خاطر ایک عظیم محقق کے قلم کو ٹھوکر لگی اور فکر و نظر کا صحیح استعمال نہ ہو سکا۔

شعر: افکار کی دلہن کو اڑھا لو ردائے فن + اتنا بھی جوش کیا کہ کھلے سر ہی لے چلیں۔

حیرت کو بھی حیرت ہے حافظ ملت علیہ الرحمہ جس ادارے کے سربراہ بنائے گئے، انہیں معلوم نہیں کہ اس ادارہ کے وجود میں آنے کے بنیادی مقاصد کیا ہیں۔ جملہ مدرسین و ملازمین و عہدیدار کو ادارہ اور اس کے دستور سے وفاداری کا حلف دلانا ہوگا۔ یہ بھی انہیں نہیں معلوم، یہ میں نہیں کہتا انھیں کی مسند صدارت پر بیٹھ کر ان کے علم کا فیضان تقسیم کرنے کے دعویدار مولانا محمد احمد صاحب مصباحی فرمارہے ہیں کہ حضرت نے دستور نہ لکھا اور نہ پڑھا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ادارہ، اور دستور سے وفاداری کا حلف دستور پڑھے بغیر دلا سکتے ہیں ناممکن، ممتنع، اور محال ہے، یہی وجہ ہے کہ کسی بدمذہب کو ملازم نہیں رکھا کہ دستور نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اور ضرورت پڑنے پر غیر مسلم ملازم رکھا کہ دستور نے اس کی اجازت دی۔ اپنے بیٹے، داماد، یا کسی رشتہ دار کو ملازمت نہیں دی کہ قانون نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اور آپ کی نگہ کیمیا اثر نے ایک باصلاحیت عالم کو بازاروں سے اٹھا کر برسوں اپنے ساتھ درسگاہ کی زینت بنائے رکھا۔ دستور کی مکمل حمایت نہ کرنے کے سبب انہیں برطرفی کا نوٹس بھی دیا۔ اللہ جانتا ہے۔ اور اہل مبارکپور اس کے عینی شاہد ہیں۔ حضرت نے ذاتی رنجش، یا اقتدار کی بالادستی کے سبب کسی بھی مدرس کو ملازمت سے برطرف نہیں کیا۔ مگر ان کے بیٹے نے اپنے والد محترم کے ہاتھوں منتخب اساتذہ پر بے بنیاد الزام لگا کر ملازمت سے برطرف کر کے اپنی منمانی کا ثبوت دیا۔ اور برطرفی کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ جب کہ مبارکپوری علمائے

کرام نے اپنی بے لوث قربانیوں کے سبب جامعہ اشرفیہ کو عروج وافتخار بخشا تھا۔ لگتا ہے اب ادارہ اور دستور سے وفاداری کے بجائے کسی اور کی وفاداری کا حلف دلایا جاتا ہے آپ نے اپنے ۴۲ سالہ دور اقتدار میں کسی بھی مبارکپوری عالم کو مدرس نہیں رکھا۔ اور نہ اس کی خواہش ہے کہ اہل مبارکپور علم دین کی دولت سے مالا مال ہوں۔ اس سال ۲۰۱۷ء میں بیس، پچیس درجۂ اعدادیہ میں داخلہ کے خواہشمند مبارکپوری طلبہ شریک امتحان ہوئے۔ صرف اور صرف دو طالب علم داخلہ کے پروانے سے مسرور ہوئے۔ بقیہ طلبہ محرومی کا داغ لئے اپنے اپنے گھر لوٹ آئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

بات چل رہی تھی مصباحی صاحب کو یہی ضد ہے کہ حضرت نے نہ دستور دیکھا نہ پڑھا۔ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے۔ کیا صدر جمہوریہ ہند، اور صوبے کے گورنر منتخب شدہ ممبران کو حلف (شپت) دلا سکتے ہیں۔ اگر انہیں حلف کے الفاظ نہ معلوم ہوں۔ کیا اب بھی کچھ خفا رہ گیا اب تو آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہوگیا کہ حضرت نے دستور پڑھا۔ اور اہلسنت یا سنی کی تعریف میں سنی، حنفی کے ساتھ بریلوی کے اضافہ کو مستحسن اور برمحل جانا اور اسے برقرار رکھا۔ مکتوب میں کسی صاحب نظر سے مطالبہ تھا کہ وہ کم از کم حافظ ملت علیہ الرحمہ کی کسی تحریر میں یہ دکھا دیں کہ انھوں نے اپنے طور پر اہلسنت کو بریلوی سے نامزد کیا ہو۔ میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس کا تحریری ثبوت فراہم کر دیا۔ لہٰذا دیانت داری کا تقاضا ہے کہ کتاب ''فتنوں کا ظہور'' جو جامعہ اشرفیہ میں داخل نصاب ہے۔ اس تشہیری کتاب سے درج ذیل عبارت کا خارجہ کر دیا جائے۔ ''بدمذہبوں نے اہلسنت کو بریلوی کے نام سے منسوب کیا ہے۔'' مکتوب میں یہ تسلیم ہے کہ برائے امتیاز سنی حنفی کے ساتھ بریلوی کا اضافہ برمحل، اور مناسب ہے۔ پھر یہ صرف دستور کے مرتبین تک محدود کیوں۔ اہلسنت کے اکابرین اسی امتیاز کے سبب بریلوی کا اضافہ کریں وہ برمحل اور مناسب کیوں نہیں اور اس وقت بریلوی بدمذہبوں کا دیا ہوا لقب کیوں مانا جائے گا۔

شعر:۔ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں + لو اپنے آپ دام میں صیاد آ گیا۔

مکتوب سے یہ بھی انکشاف ہوا کہ ''مسلک اعلیٰ حضرت سے تعارف وہاں کارآمد اور مفید ہے جہاں اعلیٰحضرت کی ذات ان کے نظریات ان کی خدمات اور قدیم مسلک حق پر ان کی استقامت سے لوگ روشناس ہوں۔

اس عبارت میں اخلاص نیت اور اخلاص عمل دونوں مفقود ہیں۔ کیا مبارکپوری عوام، یہاں کے علماء اور جامعہ اشرفیہ کے اساتذہ وطلبہ، اعلیٰ حضرت کے افکار ونظریات اور قدیم مسلک حق پر ان کی ثبات قدمی سے روشناس نہیں ہیں۔ کیا وجہ ہے ادھر چند سالوں سے مبارکپور کے اجلاس، جشن میلاد النبی کی محفلوں اور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے عرس کے اسٹیج سے مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد کا نعرہ بند کر دیا گیا ہے۔ اور اس کی جگہ فیضان حضور حافظ ملت زندہ آباد کا نعرہ جاری کر دیا گیا۔ یاد رکھیں مسلک اعلیٰ حضرت سے ہٹ کر حضور حافظ ملت کا فیضان کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ حافظ ملت نے اپنا فیضان مسلک اعلیٰ حضرت کی پیروی اور اس کی تبلیغ وترویج پر موقوف رکھا ہے۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت نے وصایا شریف میں بظاہر اپنے خانوادے کو مخاطب فرمایا۔ مگر اس کی پیروی اور ان کے معتقدات پر عمل، اور ان کے افکار ونظریات کی اشاعت ہر شخص پر واجب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے عظیم مبلغ اعلیٰ حضرت کے خلیفہ حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ نے اپنے شہزادے قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی سے ارشاد فرمایا تھا۔ جو آپ کے قلم کی خوشبو سے مترشح ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ ہم سنی ہیں۔ اور اس بات پر بھی فخر ہے کہ ہمارا روحانی سلسلہ اور اس کی نسبت حضرت فاضل بریلوی امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی سے ہے۔ مجھے اپنے والد ماجد مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کے الفاظ یاد ہیں۔ ان کی ایک چھوٹی سی، مختصر سی وصیت ہے۔ جواب بھی میرے پاس محفوظ ہے۔ جو آخری وقت مدینہ منورہ

میں فرمائی تھی۔ الحمد للہ میں مسلک اہلسنت پر زندہ رہا۔ مسلک اہلسنت وہی ہے جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتابوں میں مرقوم ہے۔ اور الحمدللہ اسی پر میری زندگی گزری۔ اور الحمد للہ آخری وقت تک اسی مسلک پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم میں خاتمہ نصیب ہوا۔
پیام حرم مبلغ اسلام نمبر ص ۱۵۹

مسلک اعلیٰ حضرت سے حضور احسن العلماء کا لگاؤ اس قدر گہرا تھا کہ اپنے وصال سے کچھ دن پہلے اپنے بیٹوں کو اپنی جائداد کے بارے میں نہیں بلکہ مسلک اعلیٰ حضرت کے تحفظ اور ترویج واشاعت کی وصیت کی۔ اور فرماتے میرا کوئی مرید اگر مسلک اعلیٰ حضرت سے ہٹ جائے تو پھر میرا اس سے کوئی مطلب نہیں (یاد حسن) اسی طرح کے فرمودات حضور اشرفی میاں کچھوچھہ شریف اور سیکڑوں مشائخین اہلسنت، پیران طریقت نے اپنے اپنے مریدین، معتقدین اور متوسلین کو مسلک اعلیٰ حضرت پر عمل پیرا رہنے کی سخت تاکید فرمائی اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف کے الفاظ۔

''رضا حسین، حسنین اور تم سب محبت واتفاق سے رہو۔ اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ اور میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہو اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔''

معلوم ہوا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے مذہب اہلسنت کی پیروی کا دارومدار اپنی کتابوں پر موقوف رکھا۔ ان کتابوں سے جو ظاہر ہو۔ وہی آپ کا دین اور وہی آپ کا مذہب ہے۔ اور اسی پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

پچاس علوم وفنون پر کم وبیش ایک ہزار تصنیفات آپ کی یادگار ہیں۔

آپ کے عہد میں اسلامی عقائد سے متصادم افکار ونظریات کے باطل فرقے نمودار ہوئے جن میں۔ نیچری، چکڑالوی، قادیانی، وہابی، دیوبندی، ندوی اور مودودی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ وہابی فرقہ گمراہیت، اور لادینیت کی اصل ہے۔ جو نجد کی سرزمین سے اٹھا۔

اور انگریزوں کی مدد سے پورے ملک پر قابض ہو گیا۔ دھیرے دھیرے برصغیر پاک وہند میں اس کے متبعین کے قدم جمنے لگے جس کے ردو ابطال میں مجاہد آزادی حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی، اور سیف اللہ المسلول حضرت علامہ فضل رسول بدایونی، اور بالخصوص اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمہم اللہ نے اپنی بے بہا تصنیف سے ان کے باطل عقیدوں کے خلاف قلمی جہاد کیا۔ چند موضوعات پر سرسری نظر ڈالیں:

علم عقائد: اس میں ۱۳۱ر کتابیں ہیں۔ اس کا تعلق ذات وصفات باری تعالیٰ اور حضور اکرم ودیگر انبیاء وملائکہ وغیرہ کا بیان۔

علم کلام: اس میں ۱۱ر کتابیں ہیں۔ اس علم کے ذریعہ عقائد حقہ دینیہ کو دلیلوں سے ثابت کرنا ہے۔

علم تفسیر: اس میں ۶ر کتابیں۔ علم حدیث اس میں ۱۱ر کتابیں۔ علم اصول حدیث ۲ر کتابیں علم فقہ اس میں ۵۰ر کتابیں۔ اصول فقہ۔ ۹ر کتابیں۔ علم فضائل ۳۰ر کتابیں۔ یہ وہ علم ہے کہ حضور اکرم کے کمالات ومراتب عالیہ جو حضرت عزت نے انھیں عطا فرماتے ہیں۔ علم مناقب۔ اس میں ۱۸ر کتب ہیں جن میں صحابۂ کرام وتابعین عظام، مشائخ وعلماء کے کمالات وکرامات بیان ہوئے۔ علم مناظرہ اس میں ۱۸ر کتب ردنیچریہ میں ۷ر کتب۔ رد قادیانیت میں ۶ر کتب رد روافض۔ ۴ر رد وہابیہ ۶۷ر کتب۔ رد غیر مقلدین ۲۶ر کتب رد ندوہ میں ۱۱ر کتب رد ولوی اسماعیل دہلوی۔ ۱۰ر رد مولوی نذیر حسین غیر مقلد۔ رد مولوی قاسم نانوتوی۔ ۱۲ر رد مولوی رشید احمد گنگوہی۔ ۲۵ر کتب رد مولوی اشرفی علی تھانوی ۹ر یہ وہ کتب ہیں جن سے آپ کی علمی جلالت تجدیدی کارنامے اور مجتہدانہ شان عیاں ہیں۔ اسی لئے کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

شعر: اوروں نے تو لکھا ہے بہت علم دین پر لیکن جو اس صدی میں ہے تنہا رضا کا ہے

بغیر تبصرہ ایک اقتباس قارئین کے نظر کرتا ہوں۔

ہمارا قصور بس اتنا ہے کہ صرف ایک نام اعلیٰ حضرت بریلوی کا ہم کو یاد رہا۔ اور ہر موقع پر ہماری زبانوں پر یہی نام آتا رہا۔ اس کا نتیجہ سامنے یہ آیا کہ ہماری نئی نسل یہ سمجھ بیٹھی کہ ہمارے پاس جو کچھ ہے۔ وہ تنہا امام احمد رضا بریلوی کا ہے۔ ان کے پہلے اور بعد والوں کا اسمیں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اسلام میں بریلوی ایک فرقہ ص ۱۳/ ۱۲

مذکورہ بالا کتب پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں۔ اور مباحث پر غور کریں۔ سمجھ میں آجائیگا کہ میرا دین و میرا مذہب، جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ یہی ہے ''مسلک اعلیٰ حضرت'' بالفاظ دیگر مذہب اہلسنت یا سنی، اور مسلک اعلیٰ حضرت، یا بریلوی یہ دونوں مترادف لفظ ہیں اور مصداق ہیں۔ **ما انا علیہ واصحابی۔ اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین** کے۔ یعنی موجودہ عہد میں جو اہلسنت یا سنی میں وہی مسلک اعلیٰ حضرت و بریلوی ہیں۔ نام دو ہیں مصداق ایک ہے۔ گویا یہ ایک سکہ کے دو رخ ہیں۔ اور ''مسلک اعلیٰ حضرت'' کو ''مذہب اہلسنت'' کی مترادف اصطلاح ماننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر صحیح العقیدہ ماتریدی واشعری'' اور صحیح العقیدہ سنی، حنفی، بلکہ ہر صحیح العقیدہ شافعی، مالکی، یا حنبلی مسلک اعلیٰ حضرت سے سمجھا جائیگا۔ اور اسی طرح ہر صحیح العقیدہ قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی، مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہی سمجھا جائیگا۔ خواہ وہ اس اصطلاح کا استعمال کرے یا نہ کرے۔ اور اس سے واقفیت ہو یا نہ ہو۔

مناسب ہے یہاں اختصار کے ساتھ ''ہدایت نامہ'' تحریر کردوں جس پر مختلف مدارس اہلسنت کے علماء واساتذہ کے دستخط ہیں۔ جو مختلف رسائل وجرائد اور ماہناموں میں چھپ چکا ہے۔

توضیحات، وہدایات: (۱) سواد اعظم اہلسنت وجماعت (برصغیر پاک وہند) کے بیشتر علماء اور عوام اپنی تحریر وتقریر اور گفتگو کے وقت کبھی مذہب اہلسنت، اور کبھی مسلک اعلیٰ حضرت کی اصطلاح کا استعمال کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ دونوں قدیم وجدید اصطلاحیں شرعاً

جائز اور درست ہیں۔ ''مذہب اہلسنت'' سارے عالم اسلام کی اصطلاحِ عام ہے۔ جب کہ ''مسلک اعلیٰ حضرت''، برصغیر ہندو پاک کے لوگوں کی اصطلاحِ خاص ہے۔ اصطلاح مسلک اعلیٰ حضرت کا اس زمانہ میں ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ وہابیہ، دیابنہ سے اہلسنت کا امتیاز ہوجاتا ہے۔ اگر جلسہ وجلوس میں اصطلاحات ''مذہب اہلسنت'' ومسلک اعلیٰ حضرت'' کا استعمال کیا جائے۔ اور حسب ضرورت وافادیت ان کا نعرہ لگایا جائے اسی طرح ایسا کوئی بورڈ یا بینر آویزاں کیا جائے تو بلاشبہ یہ عمل جائز اور درست ہے۔

(۲) ''مسلک اعلیٰ حضرت''، بمعنی ''مسلک اہلسنت'' کا ماننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر کوئی شخص مسلک اعلیٰ حضرت'' کی اصطلاح کا استعمال نہیں کرتا اور اس کے عقائد ومعمولات ''مذہب اہلسنت''و''مسلک اعلیٰ حضرت'' کے مطابق ہیں تو اس کا یہ عدم استعمال شرعاً کوئی فسق یا گمراہی نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص مسلک اعلیٰ حضرت کے مسلمہ عقائد سے انکار کرے تو مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں وہ مسلک اہلسنت سے منحرف قرار پائے گا۔

۲۸ رعلمائے اہلسنت کا دستخطی، بیان مطبوعہ ماہنامہ کنزالایمان اپریل ۲۰۰۸ء

مسلک اعلیٰ حضرت کے جواز واستحسان، اوراس کی افادیت وضرورت پر بحر العلوم حضرت علامہ الحاج مفتی عبدالمنان صاحب علیہ الرحمہ کا گرانقدر اور تحقیقی مقالہ زیب قرطاس ہو چکا ہے۔ اور مختلف مجلّات، اور ماہناموں کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے۔ اور شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب مرحوم کا مضمون ماہنامہ اشرفیہ اپریل ۱۹۹۹ء میں شائع ہو کر افادیت اور اہمیت کا خراج وصول کر چکا ہے۔

خود اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت کی تعلیم بھی یہی ہے۔

مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت اور اس کی تبلیغ وترویج اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اور جامعہ اشرفیہ کے ناظم تعلیمات مولانا محمد احمد صاحب مصباحی فرمائیں جہاں اعلیٰ حضرت کی ذات، ان کے عقائد ونظریات سے لوگ واقف ہوں

وہاں مسلک اعلیٰ حضرت کا تعارف مفید ہے۔ اور جہاں لوگ واقف نہ ہوں وہاں تعارف مفید نہیں ہے۔ جب کہ مسلک اعلیٰ حضرت کا تعارف ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

جامعہ اشرفیہ مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ وترویج اور اس کے تحفظ وبقا کیلئے عالم وجود میں آیا ہے۔ اپنے وجود میں آنے کے وقت وہ ایک چھوٹا سا ادارہ تھا۔ ایک ننھا منا پودہ تھا۔ علمائے اہلسنت کی قربانیوں اور اہل مبارکپور کی انتھک محنتوں سے وہ تناور درخت ہوگیا ہے۔ اور ہر چہار جانب اس کی شاخیں پھیل چکی ہیں۔ شہرت اور ناموری میں ہمالہ کی چوٹیاں اس کے سامنے سرنگوں ہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت کا یہ ادارہ خدمتوں اور محنتوں کے سبب اہلسنت کا عظیم قلعہ ہوگیا۔ گویا جامعہ اشرفیہ کا تعارف ہر جگہ اور ہر مقام پر مناسب اور مفید ہے۔ تو مسلک اعلیٰ حضرت کا تعارف ہر جگہ اور ہر مقام پر کارآمد اور مفید کیوں نہیں۔ یہ ہماری نااہلی اور عیش پرستی ہے کہ جن کے ٹکڑوں کی سوغات حاصل کرنے والے۔ اور جن کے نام سے اپنے بام ودر سجانے والے دنیا کو ان کے مسلک سے روشناس نہ کرا سکے۔ اور تعارف کریں تو آخر کس طرح کریں، آئے دن مسلک اعلیٰ حضرت اور حسام الحرمین کے فرامین اور اس کی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہیں۔

تنظیم حسان رسول لال چوک مبارکپور مارچ ۲۰۱۷ء نے جشن میلاد النبی کا اہتمام وانصرام کیا۔ منتظمین نے لوگوں سے بالجبر دس پندرہ لاکھ روپئے وصول کئے۔ کسی کے لئے سونے کا تاج بنا اور قسم قسم کے انعامات تیار کرائے اس جشن میں فقہ وبصیرت سے لبریز جامعہ اشرفیہ کے مفتیان عظام، واساتذۂ کرام کے ساتھ غیر مذہب کی شرکت اور انعام واکرام کی تقسیم میں اس کی اعانت، پھر اساتذۂ کرام اور جامعہ اشرفیہ کے مفتیان عظام کا غیر مذہب ومسلک کے ساتھ اسٹیج شو۔ کیا یہی ہے مسلک اعلیٰ حضرت اور یہی ہیں حسام الحرمین کی تعلیمات۔

مسلک اعلیٰ حضرت۔ لفظ بریلوی، اور فاضل بریلوی، زہے قسمت کہ مولانا محمد احمد

صاحب مصباحی کے اساتذہ کرام نے اہلسنت، اور امام اہلسنت کے تعارف میں اشرفیہ کے دستور میں تحریر فرمایا ہے۔ وائے ناکامی قسمت کہ حضرت کو اہلسنت یا امام اہلسنت کے تعارف میں ان الفاظ سے انقباض اور تکدر، برہمی اور ناراضگی ہے۔جس کے اظہار میں قلم کے سارے نوک گھس ڈالے۔ اب ہم اکابرین اہلسنت اور محافظین مسلک اعلیٰ حضرت کی پیروی کریں۔ یا موجودہ عہد کے محققین کی تنقیدوں کے اسیر ہوں۔

شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی

اکابرین اہلسنت پر نشتر زنی کے المناک واقعات

(۱) صدرالعلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی صاحب میرٹھی علیہ الرحمہ والرضوان نے اپنی کتاب البشیر الکامل کے خطبہ **الحمد للّٰہ علی نعمائہ الشاملہ**) کی تشریح میں تحریر فرمایا۔ (نعماء) بفتح نون مد کے ساتھ ہے۔ یہ اسم جمع ہے جمع نہیں۔ کہ اس وزن پر جمع نہیں آتی۔ مولانا محمد احمد صاحب مصباحی ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ نے حضرت کی تحقیق پر تنقید کے تازیانے لگائے۔ کہ نعماء اسم جمع نہیں اسم جنس ہے۔

کیا بڑی بات تھی کہ بزرگوں کی بارگاہ میں نیازمندانہ حاضری دی جاتی۔ جیسا کہ جامعہ اشرفیہ کے طالب علم مولانا عبیدالرحمن صاحب نے حضرت سے استفسار فرمایا تھا۔ البشیر الکامل کی کسی تشریح میں حضرت صدرالعلماء نے حضرت ملا جامی کے خلاف موقف اپنایا تھا۔ مولانا کا استفسار تھا۔ کیا وجہ ہے حضرت ملا جامی کے خلاف موقف اختیار کیا جائے۔ خط پڑھ کر حضرت ورطۂ حیرت میں ہیں۔ انتہائی مسرت ہوئی۔ اس زمانہ میں علم و تحقیق اور تلاش و جستجو کا شوق، بے پناہ دعاؤں کے ہجوم میں اپنے موقف کے اظہار میں ائمہ نحو کے ستر (۷۰) اقوال مع حوالہ جات ارسال فرمایا۔ خط میں لکھا جب ستر ائمہ نحو حضرت ملا جامی کے موقف پر نہیں ہیں۔ تو میں کیوں اسے قبول کرتا امام الحکمت حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف صاحب علیہ الرحمہ اس تحقیق پر انگشت بدنداں کہ حضرت ہم لوگوں کے وہم وگمان سے بھی

بہت آگے ہیں۔

ایک شریف النفس اور سلیم الفطرت انسان کیلئے خیر الاذکیاء کا خطاب کیا کم تھا۔ کہ صدر العلماء بننے کے شوق نے ایک معمولی مسئلہ پر تحقیق وتنقید جاری کردی۔ حضرت صدر العلماء کے شہزادے ان کے علوم کے وارث، اور ان کے حقیقی جانشین حضرت مولانا محمد یزدانی میاں (دام بالفضل) حال مقیم امریکہ نے مصباحی صاحب کی تنقید کو نحو کی ابتدائی کتب کے علوم کے استحضار سے محرومی، اور ناواقفی سے تعبیر کیا۔ اور ایک طویل بحث کے ذریعہ اپنے والد گرامی کی تائید میں علم وتحقیق کے خزانے کھول دئے۔ اہل علم اور باذوق اساتذہ وطلبہ لفظ نعماء پر تحقیق وتنقید'' صدر العلماء ایک تاریخ ساز شخصیت'' ص ۴۳۔ ۴۴۲ پر ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

ہر بیشۂ گماں مبر کہ خالیست　　　شاید کہ پلنگے خفتہ باشد

مسلک اعلیٰ حضرت۔ بریلوی، اور فاضل بریلوی۔ اسی طرح لفظ (نعماء) کی تحقیق یہ کوئی فقہی مسئلہ بھی نہیں ہے کہ حالات زمانہ کی رعایت میں اسباب ستہ کے ذریعہ احکام میں تبدیلی ڈھونڈی جائے۔ تحقیق وتنقید کا یہ رخ کتنا روح فرسا اور افسوس ناک ہے، کہ حضرت صدر العلماء نے البشیر الکامل میں اساطین وہابیہ کی جہالتوں اور علمی خیانتوں کا محاسبہ کیا ہے۔ اور حضرت مصباحی صاحب نے آپ کی تحقیقات پر تنقید کا تیشہ لگا کر۔ حافظ ملت علیہ الرحمہ کے رفیق درس کی روح کو خراج عقیدت اور گلہائے محبت نچھاور کیا ہے۔

(۲) روزنامہ انقلاب اردو دہلی ۶ رجنوری ۲۰۱۵ء زیر نظر تصویر میں کرسی فقاہت پر جلوہ افروز مفتی محمد نظام الدین صاحب جامعہ اشرفیہ مبارکپور داہنی جانب پروفیسر سید عبدالسمیع صاحب بائیں جانب۔ اور ان شخصیات کے درمیان ایک اجنبیہ خاتون محترمہ مہر فاطمہ صاحبہ تشریف فرما ہیں۔ جدید محقق صاحب کا دانشوران قوم وملت اور محترمہ مہر فاطمہ کے ساتھ تصویر کشی، اور فوٹو گرافی کا شرعاً کیا جواز ہوسکتا ہے۔ جامعہ اشرفیہ کی "مجلس شرعی کے فیصلے" کا ایک اقتباس بھی حیرت زدہ کرتا ہے۔ جس کے مرتب خود مفتی صاحب موصوف ہیں۔:

"کسی انسان کا فوٹو کھنچوانا حرام وگناہ ہے۔ اس سلسلہ میں اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے متعدد فتاوے ہیں۔ اور ایک فتویٰ بہت تحقیقی ہے جو کتابی شکل میں چھپ چکا ہے۔ یہی فتویٰ میرے مرشد برحق حضور مفتئ اعظم ہند۔ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا بھی ہے۔ پھر جب ۱۹۹۴ء میں حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے حق رائے دہی کے لئے فوٹو کے لزوم کے تعلق سے الیکشن کمشنر کے اعلان پر تصویر کشی کے مسئلہ پر بحث ونظر کی تحریک پیش کی تو "بوجہ ضرورت" فوٹو کھنچوانے کے جواز پر تمام فقہائے سیمنار کا اتفاق ہوا تو جانشین مفتئ اعظم ہند، حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب نے فیصلہ املا کرایا" چونکہ اس صورت میں عندالطلب، ضرورت ملجئہ، حاجت شدیدہ متحقق ہوگی۔ لہٰذا خاص شناختی کارڈ کے لئے تصویر کشی کی اجازت ہوگی۔"

اس فتوے پر اٹھارہ فقیہان اسلام کی تصدیقات ہیں۔ "مجلس شرعی کے فیصلے" کے مرتب اس فیصلہ پر متفرع احکام کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

کیا ان علماء نے فتاوے رضویہ اور اعلیٰحضرت سے اختلاف کیا۔ ایسا نہیں بلکہ سچ یہ ہے کہ ان حضرات نے حالات بدل جانے کی وجہ سے حکم شرعی بدلنے کا اظہار فرمایا۔

مرتب محمد نظام الدین رضوی مجلس شرعی کے فیصلے ص ۶X۵X۶ ۵۰۴

یہ غلط ہے کہ حالات بدل گئے ہیں۔ الحمدللہ حالات بدلے نہیں ہیں۔ اِس وقت

بھی فوٹو گرافی ،اور تصویر کشی سخت نا جائز اور حرام ہے۔مجلس شرعی کے فیصلے اور اس کے مضمرات پر غور کریں۔" حق رائے دہی کے لئے فوٹو کے لزوم کے تعلق سے الیکشن کمیشن کے اعلان پر عندالطلب حاجت شدیدہ،ضرورت شرعیہ متحقق ہوئی۔اس لئے خاص شناختی کارڈ کے لئے فوٹو کھنچانا جائز ہے"اور محقق جدید صاحب نے اپنی شناخت بنانے کے لئے تصویر کشی شروع کردی۔اس لئے جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے پیغام امن کانفرنس میں دانشوران قوم وملت،اور ایک اجنبیہ خاتون کے ساتھ فوٹو کھینچانا سخت ترین نا جائز وحرام ہے۔اور غیر مذہب ومسلک دانشور کے ساتھ شرکت یہ دوہرا گناہ۔مجلس شرعی کے فیصلہ کی شرطوں کو روندکر یہ کارنامہ انجام دیا گیا ہے۔اس فیصلہ میں قطعاً اس کی اجازت نہیں ہے کہ کسی اجنبیہ کے ساتھ فوٹو گرافی کی اجازت ہے۔اس حرکت پر نہ تو فقاہت کی کرسی متزلزل ہوئی۔اور نہ آئین شریعت کی خلاف ورزی پر بیزاری اور ناگواری کا اظہار ہوا۔اگر جامعہ اشرفیہ کی قیادت مضبوط،اور علم ودانش سے وابستہ ہوتی،فتاوے رضویہ،اور حسام الحرمین کے احکام۔اور حضور حافظ ملت کی مذہبی سخت گیری،اور اصول پسندی پیش نظر ہوتی تو جامعہ اشرفیہ اس قسم کے سانحہ سے دو چار نہ ہوتا۔ایسی تصویر کشی بلا شبہ فتاوے رضویہ اور اعلیٰحضرت کے مذہب کے خلاف ہے۔مرشد برحق حضور مفتیٔ اعظم ہند سرکار حافظ ملت اور اکابرین اہلسنت کے فتویٰ سے انحراف ہے۔کیا حالات معاذاللہ اب اتنے بدل چکے ہیں کہ غیر مذہب ومسلک دانشور اور نامحرم کے ساتھ شرکت،اور تصویر کشی کی جائے۔:

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت،اور جشن میلاد النبی کے بابرکت دنوں میں قدآدم تصویریں آویزاں کی جاتی ہیں۔جلوس میلاد النبی اور مجلس نکاح،اور فقہی سیمنار کی وی،ڈیوگرافی،اور پوری دنیا میں اس کی منظر کشی کرنا۔کیا حالات بدل چکے ہیں۔اس لئے اس کی حرمت،اور ناجائز وگناہ کا اعلان نہیں کیا جاتا؟اور مصلیان جامع مسجد کو اس حکم شرعی سے آگاہ نہیں کیا جاتا۔؟

کتاب کے ابتدائی صفحات میں میرا پیہم مطالبہ تھا کہ جماعت اہلسنت کی کن مقتدر شخصیتوں نے اپنے طور پر بریلوی لکھنے سے منع فرمایا ہے۔"اسلام میں بریلوی ایک فرقہ"اس کتاب میں حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی طرف منسوب ایک قول کا سہارا لے کر خود کو بریلوی لکھنے سے منع کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔حضرت مولانا وارث جمال صاحب قادری زید مجدہٗ اس کتاب کے مرتب ہیں جو جماعت اہلسنت کے مشہور ومعروف نقاد، بالغ نظر محقق ،نکتہ رس ادیب،اور نامور مورخ ہیں۔آپ نے اپنی کتاب میں لکھا۔

"قطب عالم حضور مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ کی فکر رسا،اور مستقبل بینی کو سلام،وہابیوں کی اس خطرناک سازش کو وہ اس وقت سمجھ گئے تھے۔ چنانچہ لفظ بریلوی کے تعلق سے ایک استفسار کے جواب میں فرماتے ہیں۔(جواب کا تیور بھی نگاہ میں رہے) جب اہلسنت کو بریلوی کہہ کر خطاب کیا جائے،تو اس جدید خطاب سے شدت کے ساتھ انکار کیا جائے ہم چودہ سوسالہ قدیم اہلسنت وجماعت ہیں۔یہ جدید نام وہابیہ ملاعنہ اہلسنت کو دیتے ہیں۔

(اہلسنت وجماعت میں تفریق کے المناک واقعات)علامہ محمود احمد رفاقتی۔

اسلام میں بریلوی ص ۳۸

متعدد وجوہ کے سبب عبارت کی صحت مشکوک ہے۔جو ثبوت شرعی میں ناکافی ہے۔

(۱) کسی بات کے اثبات میں جب" قال بعض الناس" کہا جائے۔کہ لوگ ایسا کہتے ہیں۔یعنی قائل مجہول اور مستور ہو۔ایسی دلیل کو مخدوش اور مشکوک سمجھ کر رد کر دیا جاتا ہے۔یہی شکل اور یہی صورت"ایک صاحب کے استفسار" کا ہے۔اس سے ثابت نہیں ہوتا

کہ یہ تاجدار اہلسنت کا فرمان ہے۔اس میں اپنی مطلب براری کا واضح نشان ہے۔اور اس پر وضع وسقم کا بھرپور فیضان ہے۔

(۲) حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے بیشمار فتاوے اور رسالے مطبوع ہیں۔ کہیں بھی "یہ استفسار" موجود نہیں ہے کہ اتنے شدومد کے ساتھ لفظ بریلوی کے استعمال کا انکار کیا جائے۔اس واقعہ کے راوی صرف اور صرف ایک فرد ہیں۔علمائے اہلسنت کی اتنی عظیم اکثریت اس حکم سے لاعلم اور نابلد ہے۔

(۳) تاجدار اہلسنت حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ جس سے منع فرمائیں اور علمائے اہلسنت اس کی خلاف ورزی کریں۔یہ ناممکن، ممتنع، اور محال ہے۔آپ کا حکم آفاق کی وسعتوں، اور سمندر کی دوش پر سوار پوری دنیا کو آگاہ کردیتا ہے۔

(۴) شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب تاجدار اہلسنت کی آغوش رحمت و تربیت میں رہے۔انھوں نے لفظ بریلوی سے کسی کو منع نہیں فرمایا۔اور وہ جو متعدد فارغین اشرفیہ کے حوالہ سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ شارح بخاری اکثر فرماتے کہ لفظ بریلوی وہابیوں کی طرف سے دیا ہوا لقب ہے۔یہ بھی قال بعض الناس یا ایجاد بندہ کے زمرے میں آتا ہے۔اور اس کے راوی بھی صرف حضرت مولانا سید رکن الدین اصدق صاحب علیہ الرحمہ ہیں۔شارح بخاری کی تصانیف اس تشریح سے خالی ہیں۔

مزید براں جو شخص مسلک اعلیحضرت کے استحسان اور حسب ضرورت اس کے استعمال کو اہم اور ضروری سمجھے گا، وہ لفظ بریلوی کے استعمال کو مستحسن جانے گا۔ماہنامہ اشرفیہ میں مسلک اعلیحضرت کے خلاف کسی صاحب کا مضمون شائع ہو گیا تھا۔حضرت نے اس پر سخت تنبیہ فرمائی اور ایک گرانقدر مضمون مسلک اعلیحضرت کے استحسان پر ارقام فرمایا اور چھاپا۔حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف صاحب علیہ الرحمہ بھی برسوں سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے مدرسہ میں مدرس رہے۔انھیں آپ کا قرب خاص حاصل رہا۔حضور مفتیٔ اعظم ہند

علیہ الرحمہ نے آپ ہی کے توسط سے فتاوے رضویہ علمائے مبارکپور کے حوالہ فرمایا اور یہیں سے اس کی اشاعت ہوئی۔ حضرت حافظ جی علیہ الرحمہ نے باقاعدہ اہلسنت کی تعریف میں سنی، حنفی، کے ساتھ "بریلوی" کا اضافہ فرمایا۔

ایک لولی اورلنگڑی شہادت پر حضور مفتیٔ اعظم ہند کا یہ قول ہے، کیونکر ثابت ہوگا۔ اوراس کی بنیاد پر آپ کی مستقبل بینی کوسلام۔اور جواب کے تیور کی اہمیت کا احساس دلایا گیا ہے۔ کیا اکابرین اہلسنت مثلاً حضرت حجۃ الاسلام، حضرت صدرالشریعہ، حضرت صدرالافاضل، حضرت اشرفی میاں، حضرت محدث اعظم ہند، حضرت مبلغ اسلام، حضرت برہان ملت علیہم الرحمہ والرضوان۔اوران جیسے سیکڑوں علمائے اہلسنت فکر رسا،اور مستقبل بیں نہیں ہیں۔کسی نے بھی اہلسنت کو بریلوی لکھنے سے منع نہیں فرمایا۔اورانھوں نے لعنت کے طوق "بریلویت" سے اہلسنت کی گلوخلاصی نہیں کیا۔

حضور تاج الشریعہ کے مضمون کے مضمرات پر غور کئے بغیر اس سے بھی ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی کہ آپ نے لفظ بریلوی کے استعمال کو منع فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو:

ایک ہندی وہابی کی مخبری پر جانشین مفتئ اعظم ہند، حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری مدظلہ العالی کو دوران حج سعودی حکومت نے گرفتار کرلیا اپنے مقرر کردہ قاضی حرم کے سامنے پیش کر دیا۔ قاضی نے آپ سے متعدد سوالات کئے۔ جس میں اہم سوال یہ بھی تھا کہ کیا آپ بریلوی ہیں۔ اگر اس وقت علامہ ازہری صاحب ہاں میں جواب دیتے تو بھی غلط نہیں ہوتا۔ کہ آدمی اپنے وطن کی طرف نسبت کرتا ہے۔ مگر اس "مرد مومن" نے اپنی نور بصیرت سے نجدی قاضی کے سوالات کے مضمرات کو سمجھ لیا تھا۔ اس لئے حالات کے پس منظر میں آپ نے اس کا جواب بھی بڑا تاریخی دیا۔ "میں بریلوی نہیں اہلسنت کا ایک فرد ہوں بریلی میرا وطن ہے" اگر آپ بریلوی کہہ دیتے کہ ہاں میں بریلوی ہوں۔ تو ان کے ہاتھ میں اہلسنت کے ایک فرد کو قادیانی طرز پر بریلوی فرقہ ثابت کر کے ان پر ظلم کرنے کا آلہ وہتھیار مل جاتا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ بریلی والا یہ کہے بریلوی نہیں سنی ہوں۔ مگر بریلی کے باہر والے یہ کہیں ہم سنی کم بریلوی زیادہ ہیں۔ نہیں بلکہ ہم صرف بریلوی ہیں۔ اور یہی ہمارا سرمایۂ افتخار اور ہمارے تشخص کی علامت ہے۔ اسلام میں بریلوی ص ۷۰۔۶۹

درندہ صفت ظالم اور سفاک نجدی قاتل کی بربریت کی لرزہ خیز داستان اُس وقت ہندوستان کے اخبارات میں شاہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی۔ نجدی قاضی کے متعدد سوالات میں ایک سوال یہ تھا۔ مولانا احمد رضا خاں سے تمہارا کیا رشتہ ہے۔ اور ہندوستان میں کتنے فرقے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ کا جواب: شیعہ، قادیانی وغیرہ چند فرقے گنائے۔ اور فرمایا ہم پر کچھ لوگ یہ تہمت لگاتے ہیں۔ اور آپ کو یہ بتایا گیا ہے کہ ہم اور قادیانی ایک ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اور وہی لوگ ہم کو بریلوی کہتے ہیں۔ جس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ بریلوی کسی نئے

مذہب کا نام ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ ہم اہلسنت و جماعت ہیں۔ اور ہمارے دادا اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے قادیانیوں کے رد میں چھ رسالے لکھے ہیں۔ اور انھوں نے ان کو کافر اور مرتد ثابت کیا ہے۔

منصف مزاج قاری حضور تاج الشریعہ کی عبارت کے گرد طواف کرے، اور اس کے مضمرات سے فیض حاصل کرے۔ تاج الشریعہ کی عبارت سے مستفاذ ہوتا ہے" وہ بریلوی جو قادیانی کافر گمراہ اور کسی نئے فرقے کی پیروی کرتا ہو۔ ہم وہ بریلوی نہیں ہیں۔ ہم اہلسنت و جماعت کے ایک فرد ہیں۔ اور بریلوی کو کسی نئے مذہب کا بانی قرار دینا یہ غلط ہے۔ اور امام احمد رضا فاضل بریلوی نے کسی نئے مذہب کی بنیاد نہیں ڈالی۔ آپ کا مذہب وہی تھا جو تاجدار دو عالم ﷺ، صحابہ، و تابعین اور زمانہ کے صالحین کا مذہب ہے۔ اور ہمیں اس مقصد سے بریلوی کہنا کہ ہم کسی نئے مذہب کے پیرو ہیں ہم پر بہتان ہے۔

اس تعلق سے ہم نے عینی مشاہدات، اور تاریخی شواہد سے ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے مدارس ہوں یا تبلیغی مراکز، علمائے کرام ہوں یا مشائخین عظام ہر جگہ ہم نے خود کو اہلسنت لکھا، اور کہلوایا۔ اور اس کو پسند کیا۔ ہاں موقع اور محل کی مناسبت اور حسب ضرورت جہاں بریلوی سے تعارف ضروری ہوا وہاں اس کا استعمال ہوا۔

اہلسنت کی اہم شخصیات میں وہ کون لوگ ہیں جنھوں نے یہ کہا ہو کہ" ہم سنی کم بریلوی زیادہ ہیں" نہیں بلکہ ہم صرف بریلوی ہی ہیں۔ اور انھوں نے خود کو اہلسنت یا سنی کہلوانا پسند نہ کیا ہو؟ حضور تاج الشریعہ نے۔ روباہ دشت وہابیت، نجدی قاضی کے استفسار پر وہابی، اور سنی کا فرق واضح کیا۔ اہلسنت کا عقیدہ ہے حضور ﷺ سے توسل، استعانت، انھیں پکارنا، اور یہ کہ وہ سنتے ہیں۔ اور اللہ نے انھیں شفاعت کا منصب عطا کیا۔ اور اللہ کے بتائے سے وہ غیب بھی جانتے ہیں۔

وہابی ان سب امور کو شرک بتاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ ہم کو کافر اور مشرک

بتاتے ہیں۔

شعر: آئین جوانمرداں حق گوئی و بیباکی ۔ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضور تاج الشریعہ کے بیان کی روشنی میں نجدی قاضی نے ایک اقرار نامہ لکھ کر حضرت کو سنایا۔ جو یوں تھا۔ میں فلاں بن فلاں۔ بریلوی مسلک کا مطیع ہوں۔ حضرت نے اعتراض کیا۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ بریلوی کوئی مذہب نہیں ہے۔ اور کوئی نیا مذہب بنام بریلوی ہے تو میں اس سے بری ہوں۔ آگے اقرار نامہ میں لکھا تھا۔ امام احمد رضا کا پیرو ہوں۔ اور بریلویوں میں سے ایک ہوں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ سرکار سے توسل، استغاثہ اور ان کو پکارنا جائز ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ اور وہابی اس کو شرک بتاتے ہیں۔

اقرار نامہ کے اخیر میں میرے مطالبہ پر اس نے یہ اضافہ کیا کہ، بریلویت کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ اور ہم لوگ اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت کہلوانا پسند کرتے ہیں۔

اہل نظر چشم بصیرت وا کریں۔ بریلویت کوئی مذہب نہیں ہے۔ اور کوئی نیا مذہب بنام بریلوی ہے تو میں اس سے بری ہوں۔ اور قادیانی طرز کا گمراہ فرقہ نہیں ہے۔ تو حضور تاج الشریعہ نے جن مقامات پر اعتراف کیا، میں بریلوی نہیں ہوں۔ یعنی ہندوستان میں جس طور کے بریلوی کہلائے جاتے ہیں حضرت نے اس کا انکار ہرگز نہیں کیا۔ اس کے ثبوت میں ایک استفتاء کا جواب پڑھیں

سوال:۔ مداریہ کی طرف سے جلسہ میلاد النبی ہوا۔ جس میں ننھے میاں مکن پوری اور دیگر لوگ شریک ہوئے۔ دوران جلسہ کہا گیا۔ نہ مانو بریلویوں کی نہ مانو دیوبندیوں کی۔ ڈائرکٹ مکن پور سے تعلق کرلو۔ حکم شرعی سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب:۔ بریلوی عرف عام میں اہلسنت و جماعت کو کہا جاتا ہے۔ خصوصاً جب کہ دیوبندی کے بالمقابل بریلوی بولا جاتا ہے تو سنی ہی مراد ہوتا ہے۔ ازاں جا یہ کہنا کہ نہ مانو بریلویوں کی۔ نہ مانو دیوبندیوں کی اہلسنت و جماعت، اور مرتدین وہابیہ کو ایک برابر کرنا

ہے۔اور خود کو سنی گروہ سے خارج کرنا ہے۔قائل پر توبہ لازم ہے۔

فتاوے تاج الشریعہ جلد اول ص ۴۸۰

جس پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

ان تشریحات کی روشنی میں ان نکات پر غور کریں

(۱)سعودی جلاد کی رزالت،اور موقع ومحل کی نزاکت سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ حضور تاج الشریعہ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں،اور جیل کی کوٹھریاں ہیں۔ان حالات میں اچھے اچھوں کا زہرہ آب اور توانائیاں سلب ہوجائیں۔اس لئے یہ اضطرار کی حالت ہوئی۔ اس کے احکام سے اہل علم خوب واقف ہیں۔مثال کے طور پر چلتی ٹرین پر فرض واجب نمازیں درست اور صحیح نہیں ہیں۔مگر جب وقت تھوڑا بچے اور نماز کے فوت ہوجانے کا خوف ہو۔اس وقت اہلسنت کے محتاط علماء نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں۔اور بعد میں ایسی نمازوں کے لوٹانے کا حکم دیتے ہیں کہ۔اضطرار کے سبب ایسا ہوا۔اسی طرح اسلام میں تصویر کشی حرام،سخت حرام ہے۔ضرورت شرعیہ یا اضطرار کی حالت میں جواز کا حکم دیا جاتا ہے۔جب ضرورت شرعیہ ختم ہوجائے تو پھر علیٰ حالہ تصویر کشی حرام ہوجائے گی۔اس لئے موجودہ حالت میں حضور تاج الشریعہ نے فرمایا ہو۔میں بریلوی نہیں اہلسنت کا ایک فرد ہوں۔جب اضطرار ختم حکم اپنی حالت پر لوٹ آئے گا۔

(۲) مسلک اعلیحضرت یا بریلوی یہ اصطلاح خاص برصغیر پاک وہند میں رائج ہے۔اور اہلسنت یا سنی اصطلاح عام ہے جو پوری دنیا میں رائج ہے۔اور ہر دو اصطلاح فرض اور واجب بھی نہیں۔اس لئے آپ نے فرمایا ہو میں اہلسنت وجماعت کا فرد ہوں۔بریلی میرا وطن ہے۔

(۳) قرآن عظیم میں ارشاد ربانی ہے۔لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو) یہ نجدی ظالم،جلاد اور قاتل ہیں۔اس لئے فرمایا ہو کہ

میں بریلوی نہیں ہوں۔اوراسی کوحضرت مولانا نے بھی وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا۔" مگر اس مردمومن" نے اپنی نور بصیرت سے نجدی قاضی کے سوالات کے مضمرات کو سمجھ لیا۔ حالات کے پس منظر میں آپ نے اس کا جواب بھی بڑا تاریخی دیا۔" میں بریلوی نہیں ہوں" اگر آپ نے کہہ دیا ہوتا کہ میں بریلوی ہوں تو اس کے ہاتھ میں اہلسنت کے ایک فرد پر ظلم کرنے کا آلہ وہتھیار مل جاتا۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ بریلی والے کے جواب کے مضمرات، حالات، اور پس منظر سمجھے بغیر یہ فیصلہ کرلیا گیا کہ حضورتاج الشریعہ نے فرمایامیں بریلوی نہیں ہوں۔

آپ کے ذریعہ لفظ بریلوی کی وضاحت اوراس کی تشریح سے مخالفین بریلوی نے مایوسی اورناکامی کامزہ چکھا۔

بریلوی غیروں کا پھیلایا ہوا جال تھا۔ یادام تذویر جس میں ہم سواد اعظم اہلسنت وجماعت شعوری لاشعوری غیر محسوس طور پر پھنس چکے ہیں۔ اس کے مضمرات سمجھے بغیر لفظ بریلوی کو اپنا امتیازی نشان سمجھ کر اپنے فخر کی علامت سمجھنے لگے ہیں۔ اس سلو پائزن (میٹھا زہر) کو اپنا طرۂ امتیاز بھی سمجھ لیا ہے۔ اس تعلق سے جماعت اہلسنت کے نامور قائد وسرخیل حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے بیس سال قبل ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا تھا۔ "دور حاضر میں بریلوی اہلسنت کا علامتی نشان" جس پر شیخ الاسلام جانشین محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب مدظلہ النورانی کا گرانقدر مقدمہ بھی تھا۔ مسلک سواد اعظم اہلسنت وجماعت میں یہ شخصیت غیر معمولی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کا علمی، فکری اور تحقیقی قامت بہت بلند ہے۔ مجھ جیسے بے بضاعت کا ان کی بارگاہ میں خطا کی نسبت کرنا "فروغ تجلی بسوزد پرم" کے زمرے میں مانا جائے گا۔ جبکہ "الانسان مرکب من الخطاء والنسیان" ایک آفاقی حقیقت ہے۔ مگر اتنا عرض کرنے میں ہماری "مسلمانی" شاید خطرے میں نہ پڑ جائے۔ کہ سہو چوک، لاشعوری طور پر حالات کا شکار ہو جانا۔ فریب کھا جانا۔ تو بشری تقاضوں میں ہے۔ ہمارے یہ خالص اللہ والے لوگ ان ظالموں کے جال میں پہلی بار نہیں بلکہ اپنی مومنانہ سادگی سے وہ بار بار ان کے دام فریب میں آئے ہیں۔ جنتیوں کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ (اهل الجنة بلهٌ)

اسلام میں بریلوی ص ۶۲۔ ۶۳)

میں نے اپنی کتاب میں اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ اعلیٰحضرت، امام اہلسنت کے افکار ونظریات اور عقائد ومعتقدات مذہب اہلسنت کے موافق ہیں۔ جو عہد رسالت، عہد صحابہ، عہد خیر القرون اور متاخرین علمائے اہلسنت وجماعت سے متواتر ہوتا چلا آ رہا ہے۔ یہ الگ سے کوئی فرقہ، یا جماعت نہیں ہے۔ موجودہ عہد میں بیشمار گمراہ فرقے باطل عقائد ونظریات کے پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ہر فرقہ اپنے افکار ونظریات کو قرآن

وحدیث، اورسلف صالحین کی پیروی کرنے والا بتاتا ہے۔ ان گمراہ عقائد ونظریات سے شناخت کے لئے مسلک اعلیٰحضرت یا بریلوی سے متعارف کرنا ضروری ہوا۔ جب اپنی شناخت بریلوی سے ہوگی۔ تو بقیہ فرقے اہلسنت سے علیٰحدہ ہوجائیں گے۔ یعنی جن کے نظریات اعلیٰحضرت مجدددین وملت کے موافق ہیں وہ بریلوی یعنی سنی ہیں۔ اوریہی وضاحت فرمائی ہے علامہ ارشدالقادری مرحوم نے" بریلوی اہلسنت کا علامتی نشان" ہے۔ اس کا مطلب اور مفہوم اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ اہلسنت اور بریلوی یہ دونوں مترادف الفاظ ہیں۔ یعنی جو بریلوی ہیں وہی سنی ہیں۔ اس کو نیا اور الگ فرقہ سمجھنا نادانی ہے۔" بریلوی اہلسنت کا علامتی نشان" جس وقت تازہ بتازہ چھپ کر مارکیٹ میں آیا تھا۔ اس وقت یہ خالص اللہ والے لوگ" جنتی بیوقوف" اپنی حیات ظاہری میں موجود تھے۔ ان سے براہ راست پوچھا جاسکتا تھا۔ کہ بریلوی غیروں کا پھیلایا ہوا جال۔ اورسلو پائزن ہے۔ آپ حضرات نے اس لفظ کو" اہلسنت کا علامتی نشان" کیسے سمجھ لیا۔" پوری دنیا میں اچھوت ہوکررہ جائیں گے۔ چلو ایک جنتی بیوقوف تو اللہ کو پیارے ہوگئے۔ دوسرے جنتی بیوقوف حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی ابھی بقید حیات ہیں حضرت سے افہام وتفہیم میں کیا مضائقہ تھا۔

الفاظ اور جملوں کے ذریعہ اتنی شدید حملوں کی بارش، سواداعظم، اہلسنت وجماعت کیسے گوارہ کریں گے۔ حضرت حافظ ملت، حضرت امام الحکمت، اور حضرت بحرالعلوم علیہم الرحمہ، ان جنتی بیوقوفوں نے بھی لفظ بریلوی کے مضمرات پر غورنہیں کیا۔ اور"لعنتی داغ بریلویت" کے سبب غیروں کے جال میں پھنس گئے۔

حضرت علامہ ارشدالقادری علیہ الرحمہ کی شخصیت پرتہذیب وشرافت سے تہی اتنا خطرناک تبصرہ کہ وہ خطا اورنسیان، سہواور چوک کے اجزاء سے مزین، شعوراورعلم وآگہی سے عاری تھے۔ جس کے سبب غیروں کے پھیلائے جال۔ اوردام تزویر میں بار بار پھنسے، دھوکہ اورفریب کھائے۔ آپ کے فضائل ومناقب میں یہی کیا کم تھا۔ اس پرمستزاد"اھل الجنۃ

بلہٗ" آپ جنتی بیوقوف بھی تھے۔ حضرت مولانا وارث جمال صاحب میرے والد حضرت بحرالعلوم کی یادوں میں سمائے رہتے تھے۔ اس نسبت سے میں محوحیرت ہوں کہ آپ نے اساطین اہلسنت اور محافظین مسلک اعلیٰحضرت کے قلب میں کتنی بے رحمی کے ساتھ "اھل الجنۃ بلہٗ" کا خنجر پیوست کیا آخر اس کی ضرورت کیا تھی؟

جام نور کا اقتباس۔ مولانا ابوالفیض صاحب معینی جام نور کے تمام مضامین "خامہ تلاشی" کے عنوان سے تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔ مولانا خوشتر نورانی کے اداریہ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

اداریہ میں ایک نکتہ انھوں نے یہ اٹھایا "ہم اہلسنت کو بریلوی کہنا کہاں تک درست ہے" یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ ایک زمانہ میں لفظ وہابی گالی کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ مگر انھوں نے ہلکے ہلکے اس کو قبول کرلیا۔ خود کو جماعت وہابیہ، یا فرقہ وہابیہ کہنے اور لکھنے میں کوئی قباحت نہیں محسوس کرتے تھے۔ لیکن ان کو جلد ہی یہ احساس ہوگیا کہ خود کو وہابی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں یہ نیا فرقہ ہے۔ جو گزشتہ دو تین صدیوں کی پیداوار ہے۔ ان لوگوں نے اپنی حکمت عملی میں تبدیلی کی، اور بڑی شدومد سے خود کو سلفی اور اہل حدیث، یا جماعت سلفی، یا جماعت اہل حدیث کہنا اور لکھنا شروع کیا۔ اب چونکہ سلف سے لوگ صحابہ کرام کی جماعت مراد لیتے ہیں۔ اس لئے اس نام سے انھوں نے تاثر دینا چاہا کہ یہ کوئی جماعت یا نیا فرقہ نہیں۔ بلکہ صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والی ہے۔: اسلام میں بریلوی ص ۱۰

اس بات کے اعتراف کرنے میں مجھے کچھ بھی ہتک نہیں کہ میرا علم ومطالعہ، تجربہ اور مشاہدہ ناقص ہے۔ یہی وجہ ہوسکتی ہوگی کہ میں نے وہابیوں کو از خود کبھی اور کسی کتاب میں بھی وہابی کہتے یا لکھتے نہیں دیکھا۔ وہابی بددین اور گمراہ فرقہ ہے۔ اہلسنت یہی کہتے تھے۔ اور یہی ان کے لئے گالی تھی۔ اور یہ آج بھی مستعمل اور رائج ہے۔ مولانا معینی صاحب کی رام کہانی سے پتہ چلا کہ "انھیں بہت جلد احساس ہوگیا کہ وہابی لکھنے کا مطلب نیا فرقہ ہے" اس

لئے انھوں نے اپنی حکمت عملی تبدیل کیا۔ یہ محض منصوبہ بند قصہ اور کہانی ہے۔ کیا سلفی اور اہلحدیث نیا اور گمراہ فرقہ نہیں ہے۔ کیا سلفی اور اہلحدیث لکھنے والا اہلسنت یا سنی سمجھا جائے گا۔ کیا سلفی جماعت صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے والی ہے۔ نماز تراویح ۲۰ ررکعت اور جماعت کا اہتمام صحابیٔ رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں رائج ہوا۔ اور وتر کی نماز تین رکعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی۔ یہ صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت ہے۔ (۱) جو تراویح صرف آٹھ رکعت اور وتر ایک رکعت پڑھتی ہے۔ (۲) محمد یا علی جس کا نام ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں۔ (۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔ اعاذ نا اللہ من خرافات الوہابیہ۔ یہ ہے معینی صاحب کے بقول سلفی اور اہلحدیث، سلف صالحین اور صحابہ کرام کی پیروی کرنے والی جماعت۔ کیا اہل قرآن کو بھی اہلسنت یا سنی سمجھا جائے گا۔ اس کے متبعین خود کو عامل بالقرآن کہتے ہیں۔ یہ لوگ صرف دو وقت کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں قرآن میں صرف دو وقت کی نماز کا حکم ہے۔ کیا یہ بھی نیا فرقہ نہیں ہوگا۔

مذکورہ بالا اقتباس اور اسی قسم کے گمراہانہ افکار ونظریات جام نور کے لوح وقلم ہیں۔ جس کے سبب اہلسنت نے عملاً اس کا بائیکاٹ کیا۔ اور عامۃ الناس کو اس کے مطالعہ سے منع فرمایا۔

حضرت مولانا وارث جمال صاحب نے جام نور، اور اس کے ایڈیٹر جناب خوشتر نورانی صاحب کی بارگاہ میں سپاس نامہ رقم فرمایا۔ جو آپ کی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر مرقوم ہے۔

سواد اعظم اہلسنت و جماعت کی امیدوں، امنگوں اور آرزوؤں کے ترجمان کا اداریہ،

مخالفین نے اہلسنت کو بریلوی کا نام دیا۔ اس شان امتیاز کو ہم نے عقیدت محضہ کے ہاتھوں مسرور ہو کر قبول کر لیا۔

مزاج، موقف اور فکر کی یکسانیت کے سبب حضرت علامہ ارشد القادری کے نبیرہ اہلسنت کی امید، امنگ اور آرزو ہیں۔ اور دادا حضور قائد اہلسنت، مناظر اہلسنت، معمار

اہلسنت کی شان میں نہایت سخت، تنگ اور چست جملے جس سے "مسلمانی" کو خطرہ لاحق ہونے کا خوف اور جنتی بیوقوف جیسے الفاظ سے ضیافت۔

اک لفظ محبت کا ادنیٰ سا فسانہ ہے ۔ سمٹے تو دل عاشق پھیلے تو زمانہ ہے

اسلام میں بریلوی ص ٦٦ پر رقمطراز ہیں

کویت سے شائع ہونے والا ایک عربی مجلہ جس میں حال کے گمراہ، باطل اور خارج از اسلام فرقوں کا تعارف کرایا گیا تھا۔ انھیں گمراہ، باطل، خارج از اسلام فرقوں میں آخری نام تھا۔ "بریلوی فرقہ" اس کے بانی کی حیثیت سے اعلیٰحضرت کا نام ان کے وطن اور ان کے افکار ونظریات کا گمراہ کن تبصرہ اور نئے فرقہ کی حیثیت سے اس کا تعارف، اگر ہم اب بھی غفلت اور انتشار کا شکار رہے تو پھر وہ دن دور نہیں کہ سواد اعظم اہلسنت وجماعت کو بریلوی فرقہ اور قادیانی طرز پر غیر مسلم اقلیت قرار دیکر پوری دنیا میں کہیں اچھوت نہ قرار دے دیا جائے۔ اسلام میں بریلوی ص ٦٦

مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے متفقہ ومسلمہ عقیدۂ ختم نبوت پر نقب لگائی اور خود نبی بن بیٹھا۔ اس لئے کافر، مرتد، گمراہ اور خارج از اسلام فرقہ ہوا۔ اعلیٰحضرت عظیم البرکتہ رضی اللہ عنہ کا وہ کون سا عقیدہ اور نظریہ ہے جو دستور اسلام اور آئین شریعت سے متصادم ہے۔ جس کے سبب بریلوی کو گمراہ، باطل اور خارج از اسلام فرقہ کہا جائے۔ اور قادیانی طرز پر غیر مسلم اقلیت قرار دیکر پوری دنیا میں اچھوت قرار دیا جائے۔

لفظ بریلوی حق وصداقت اور مسلک اعلیٰحضرت کا آئینہ ہے۔ کیونکہ تنہا لفظ بریلوی نہایت پرسکون سکوت اور جمود وتعطل کے ساتھ رہتا ہے۔ مثلاً حضرت علامہ نقی علی خاں بریلوی، حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی اور حضرت علامہ اختر رضا خاں بریلوی، نہ انتشار، نہ شورس اور نہ کوئی ہنگامہ۔ مکمل خاموشی ہر سو جمود وتعطل۔

مگر یہی لفظ جب اپنے لوازمات جانثاری کے ساتھ سرکار مجاہد ملت بریلوی کے

کلیجے میں اترتا ہے تو اس حال میں کہ ہاتھوں میں بیڑیاں اور لبوں پر مسکراہٹ کے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ حبیب الرحمٰن تیرے ہاتھوں میں مدینہ پاک کی بیڑیاں اسے چوم لیتے ہیں۔تونے نجدی امام کی اقتداء سے انحراف کیا۔اور یہی بریلوی کی پہچان ہے۔اور یہی لفظ جب اپنے لوازماتِ وفاداری کے ساتھ حضور حافظ ملت بریلوی کے سینہ میں پیوست ہوتا ہے تو جیل کی آہنی سلاخوں کا استقبال کرتا ہے۔ کہ کسی بدمذہب کو باغ فردوس کی عمارت میں داخل نہیں ہونے دیا تھا۔اور یہی لفظ جب اپنے لوازماتِ اطاعت شعاری کے ساتھ حضور بحرالعلوم بریلوی کے لوح قلب پر مرتسم ہوتا ہے۔تو فتاوے رضویہ جیسا عظیم اساسہ،اورالجامۃ الاشرفیہ جیسا عظیم ادارہ وجود میں آتا ہے۔ بریلی تیری ذات میں الدولۃ المکیہ پوشیدہ ہے۔ حسام الحرمین اور خالص الاعتقاد روپوش ہے۔ بلکہ اعلیٰحضرت،امام اہلسنت،مجدد دین وملت تیری آغوش میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

شعر: مر کے ٹوٹا ہے کہیں سلسلۂ قید حیات ۔ فرق اتنا ہے کہ زنجیر بدل جاتی ہے

زنجیر بدل چکی ہے۔مگر تو ان کے ساتھ ہے۔اور اسی میں اہلسنت کا خزانہ موجود۔ اور سواد اعظم اہلسنت وجماعت کا اساسہ محفوظ ہے۔"بریلوی" تو مسلک اعلیٰحضرت کا پاسبان اور ان کے افکار ونظریات کا ترجمان ہے۔

"اسلام میں بریلوی ایک فرقہ" اس کتاب نے بریلوی کو" قادیانی طرز پر گمراہ اور باطل فرقہ" اس کی دہشت قلب ودماغ پر اس طرح مسلط کر دیا۔اور بڑے شدومد کے ساتھ بار بار" قادیانی طرز کا گمراہ فرقہ" جیسے کوئی کوڑھ کا مریض اپنے تھوک کا خوف دلاتا ہے۔ دور ہٹو ورنہ تھوک لگا دوں گا۔

اعلیٰحضرت مجدد دین وملت نے قادیانی فرقہ کے ردوابطال میں اپنے ہاتھوں چھ رسائل تحریر فرمائے۔اور مذہب اہلسنت وجماعت کے مضبوط عقیدۂ ختم نبوت کے منکر دجال مرزا غلام احمد قادیانی پر اپنی سنی،حنفی،محمدی کی مہر لگا کر کفر وارتداد کا فتویٰ دیا۔اور حرمین شریفین

کے علماء کی تصدیقات سے مزین فرمایا۔اور حسام الحرمین کے نام سے اکناف عالم میں مشتہر کیا۔اگر عقل سالم اور قلب صادق میں منصف مزاجی کی رمق باقی ہے۔تو کیسے کوئی بریلوی کو "قادیانی طرز کا گمراہ فرقہ" کہے گا۔ہاں اسے گمراہ فرقہ اس وقت البتہ کہا جاسکتا تھا کہ اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے"ما انا علیہ و اصحابی" کے خلاف عقائد ومعتقدات رکھے ہوتے۔

آپ تو علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین پر مضبوطی سے قائم ہیں۔اوراسی مذہب کے داعی اور مبلغ۔

اتنا سنگین الزام اور کتنی بشاشت سے قبول کرلیا جاتا ہے۔نجدی قاضی سے حضور تاج الشریعہ کے مکالمہ کے مضمرات پر غور کیا جائے تو دھوکہ سے محفوظ رہنا ممکن ہوگا"بریلوی کوئی فرقہ نہیں ہے"۔

مذہب اہلسنت کا مترادف مسلک اعلیحضرت اور بریلوی ہی کیوں

محبت رسول اور عشق رسالت پناہ آپ کا عقیدہ اور آپ کے دین ومذہب کا خصوصی وصف تھا۔جس کا اعتراف اپنوں اور غیروں سب کو تھا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبتوں اور عقیدتوں کا چراغ آپ نے قرآن عظیم کی روشنی سے جلایا۔آپ فرماتے ہیں

شعر: قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی ۔ یعنی رہے حکم شریعت ملحوظ

یہی وجہ ہے کہ اعدائے دین اور شاتمان رسول کریم کو خبردار کرتے ہوئے آگاہ کرتے ہیں۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار ۔ اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

آپ کے عہد میں بے شمار گمراہ اور باطل فرقے پیدا ہوئے۔سب کی گمراہی اور بے دینی کے آپ نے پردے چاک کئے۔مثلاً۔وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، قادیانی چکڑالوی، نیچری، ندوی، اہل قرآن وغیرہ،تھوڑی تفصیل سے ان فرقوں کے اصلی چہرے کھل

کرسامنے آجائیں گے۔

وہابی۔ یہ فرقہ مولوی اسماعیل دہلوی کے بطن سے ہندوستان میں نمودار ہوا۔ انھوں نے تقویۃ الایمان نام کی ایک کتاب لکھی۔ جس میں انبیاء عظام، اولیاء کرام بلکہ رب العزت کی جناب میں گستاخیاں کیں۔ اور نازیبا الفاظ لکھے۔ وہ ذرۂ ناچیز سے کم تر ہیں۔ عاجز و نادان ہیں۔ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ شفاعت، استعانت اور توسل سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے "کہ بندہ بولے اور وہ نہ بولے" اس سے اللہ کی قدرت گھٹ جائے گی۔ معاذ اللہ

نیچری۔ ان کا عقیدہ ہے قرآن اور حدیث میں جو احکام ثابت ہیں اگر ہمارا نیچر قبول کرے تو مانیں ورنہ اس کا ایسا معنی بیان کریں جسے ہمارا نیچر قبول کرے۔ مثلاً فرشتوں کا کوئی وجود نہیں۔ اشیاء میں قدرتی جو خیر کی قوت ہوتی ہے۔ اسی کا نام فرشتہ ہے۔ جنت کوئی گھر نہیں۔ دوزخ کوئی مقام نہیں۔ اس کی غلط تشریح۔

دیوبندی۔ مولانا رشید احمد گنگوہی۔ انھوں نے کہا اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ وہ کام جو بندہ کرسکتا ہے وہ بھی کرسکتا ہے۔

مولانا قاسم نانوتوی۔ حضور اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ اگر آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوجائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس)

مولانا خلیل احمد انبیٹھوی۔ شیطان کا علم نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ)

مولانا اشرف علی تھانوی۔ رسول اللہ ﷺ جیسا علم غیب زید، عمر، بکر بلکہ ہر صبی و مجنون وجمیع حیوانات وبہائم کو حاصل ہے۔ (حفظ الایمان) یہ دیوبندی جماعت کے اساطین اور کبار علماء ہیں۔

قادیانی۔اس فرقہ کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں۔اور کہا کہ حدیثوں میں جو آیا ہے۔عیسیٰ ابن مریم قیامت کے دن آئیں گے۔وہ میں ہوں۔اسی طرح کے باطل عقائد ونظریات اہل قرآن، اہل حدیث، مودودی، ندوی اور چکڑالوی کے ہیں۔

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی، تنہا ان فرقہ ہائے باطلہ اور افکار فاسدہ کے خلاف ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔آپ کے عہد اور اس سے پیشتر اہلسنت کے بے شمار داعی اور مبلغ پیدا ہوئے۔جن میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی۔ان مشاہیر علماء ہند کو بلاشبہہ معیار سنیت قرار دیا گیا۔

مگر فرق باطلہ کے خلاف اتنے شد و مد کے ساتھ مقابلہ آرائی۔اور اتنے عظیم پیمانہ پر آپ کے فتاوے اور حسام الحرمین جیسی کتاب سے ان کے کفر وارتداد کا اثبات۔اعلیٰحضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت کا اہم کارنامہ ہے۔چودہویں صدی کی پوری تاریخ میں ایسی کوئی دوسری نظیر نہیں ملتی۔اس لئے مسلک اعلیٰحضرت یا بریلوی ہی اہلسنت کا مترادف ہے۔ موقع اور محل کی مناسبت سے دونوں قدیم وجدید اصطلاح کا استعمال جائز ہے۔

(۱) مولانا تاج محمد صاحب فاضل صدام یونیورسٹی۔ فرماتے ہیں۔ ہمیں ان ارباب علم وفضل کو یہ یقین دلانے میں کافی محنت کرنی پڑی۔ کہ امام احمد رضا بریلوی، اسلام میں بریلوی نام کے کسی فرقے کے ہرگز بانی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ برصغیر ہند و پاک میں اہلسنت کے امام۔ اسلام کے بڑے داعی، دین حق کے عظیم مبلغ۔ اور بے مثل عاشق رسول تھے۔ حب رسول ان کی امتیازی خصوصیت تھی۔ انھوں نے دین حق کو باطل کی آمیزش سے پاک کیا۔ اور باطل کے غرور کو خاک میں ملایا۔ اسلام میں بریلوی ص ۵۷

(۲) کولمبیا یونیورسٹی کی فاضلہ اوشا داینال (جنھوں نے بریلوی تحریک پر ڈاکٹریٹ کی ہے) راقم (پروفیسر مسعود) نے جب کہا کہ بریلوی کوئی فرقہ نہیں ہے۔ تو وہ چونک گئیں۔ اور حیرت سے منھ تکنے لگیں۔ جب سمجھا یا تو فکر میں پڑ گئیں۔ اصل میں یہ حقیقت آسانی سے نہیں سمجھ میں آسکتی۔ عام تائثر یہی ہے کہ بریلوی ایک فرقہ ہے۔ جس کے بانی امام احمد رضا بریلوی تھے۔ اسلام میں بریلوی ص ۶۱

مذکورہ بالا دونوں واقعات کے حقائق اور اس کے مضمرات پر غور نہیں کیا گیا۔ اور مشورہ باندازِ تحکمانہ پیش کر دیا گیا "اگر ہم اب بھی غفلت وانتشار کا شکار رہے۔ تو پھر وہ دن دور نہیں کہ سواد اعظم اہلسنت وجماعت کو "بریلوی" فرقہ اور قادیانیت طرز پر غیر مسلم اقلیت قرار دیکر پوری دنیا میں اچھوت قرار دیدیا جائے گا"

ڈاکٹر اوشا ایک غیر جانبدار، اور غیر مسلم امریکہ یونیورسٹی کی فاضلہ ہیں۔ انھیں اعلیحضرت کی ذات سے کیا انس ہوسکتا ہے۔ اور وہ لفظ بریلوی کو "عقیدت محضہ کے ہاتھوں مسرور ہوکر کیوں قبول کریں گی" حقائق پر جو دبیز پردے پڑے تھے۔ وہ ہٹائے گئے تو وہ چونک گئیں۔ حیرت سے منھ تکنے لگیں، جب سمجھا یا تو فکر میں پڑ گئیں۔ اب ان کی نگاہ میں اہلسنت کا تعارف بریلوی سے معیوب نہیں رہا۔

شعر۔ نشیمن پر نشیمن اس طرح تعمیر کرتا جا ۔ کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود بیزار ہوجائے

پھر انھوں نے خود ہی بجلی گرانا شروع کر دیا۔ امام احمد رضا خاں اور ان کی تحریک "پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کیا کتابی شکل میں اس کے دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ دوسری کتاب" امام احمد رضا کی حیات اور ان کے افکار" ۲۰۰۵ء میں یہ بھی چھپ چکی ہے۔ فی الحال وہ بریلوی مدارس پر تحقیق کر رہی ہیں۔ کیا معلوم وہ بھی چھپ چکی ہو۔ امام احمد رضا اور ان کی تحریک کے افتتاحیہ میں انھوں نے تحریک دیوبند، تحریک اہل حدیث، تبلیغی جماعت، ندوۃ العلماء قادیانیت وغیرہ اور تحریک اہلسنت و جماعت کے مابہ الامتیاز کو سمجھایا ہے۔ اور تحریک اہلسنت سے وابستہ افراد اپنے لئے اس اصطلاح کو استعمال کرتے ہیں چونکہ اس تحریک کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی مرکزیت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کتاب میں کل نو ابواب ہیں۔ ساتویں باب میں اہلسنت اور دوسرے فرقے مثلاً اہل حدیث، قادیانیوں شیعہ اور دیوبندیوں کے ساتھ جو فکری اور نظریاتی اختلاف تھے اس کی نوعیت، ضروریات دین، اور فاسد عقائد کے ضمن میں حسام الحرمین کا سیر حاصل مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اعلیحضرت اور تحریک اہلسنت کے سلسلہ میں پھیلائی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کیا ہے۔ مثلاً کہا جاتا تھا کہ یہ ایک فرقہ ہے جس کے بانی مولانا احمد رضا خاں تھے۔ یہ تحریک رسوم و بدعات سے بندھی ہے۔ اصلاح اور تجدید میں ان کو شمار نہیں کیا جاتا۔ اس تحریک سے وابستہ افراد دوسرے مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ سارے پروپیگنڈے تھے۔ جن کی تاریخ میں کوئی بنیاد نہیں تھی۔ اور اس تحریک کے قائد اعلیحضرت فاضل بریلوی ہر معاملہ کو شرعی اصولوں کی روشنی میں دیکھتے تھے۔ اور اپنے موقف کی تائید میں قرآن و حدیث اجماع و قیاس اور اقول علماء سے دلائل پیش کرتے تھے۔ گویا ڈاکٹر اوشا نے یہ تہیہ کر لیا۔

شعر۔ اگر برق و صیاد کی ضد یہی ہے ۔ بنائیں گے ہم بھی یہیں آشیانہ

اسلام میں بریلوی ص ۸۲ پر آپ رقمطراز ہیں۔: "بریلوی جو ایک خطرناک

منصوبہ کے تحت مخالفین اہلسنت کا دیا ہوا لقب ہے۔ اس سے اہلسنت کا کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ **الحق مرّٗ** ایک آفاقی حقیقت ہے جس سے ہم آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ ہم ہر چیز عقیدت کی آنکھ سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ جبکہ عقیدت کی آنکھ صرف حَسَن ہی دیکھ سکنے پر قادر ہے۔ مگر نقد ونظر میں حسن عقیدت کا گز نہیں"

سوال پیدا ہوتا ہے ڈاکٹر اوشادانیال کو کس عقیدت نے تحریک اہلسنت و جماعت کو "بریلوی" اور فاضل بریلوی سے جوڑنے پر مجبور کیا۔ وہ یہی **الحق مرّٗ** تھا۔ ان کے نظریات اور ان کی تحریک پر حقیقت کا اظہار کیا۔

اسلام میں بریلوی ص ۸۵۔ ۸۴ دنیا کے کئی براعظم کے جدید وعظیم دانش کدوں سے اعلیٰحضرت پر پی، ایچ، ڈی، کرنے والوں کی ایک لائن لگ گئی ہے، جنھیں انگلیوں پر گنا نہیں جاسکتا۔ اس کے لئے باقاعدہ ایک فہرست مرتب کرنی پڑے گی۔ اور بمبئی کا عظیم دانش کدہ (انجمن اسلام) میں گوشہ امام احمد رضا قائم ہو چکا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ دنیا کے کئی براعظم، اعلیٰحضرت پر پی، ایچ، ڈی کر رہے ہیں۔ انھیں انگلیوں پر گنا نہیں جاسکتا بلکہ فہرست مرتب کرنی پڑے گی۔ پی، ایچ، ڈی کرنے والوں کی اتنی طویل فہرست ہے۔ مگر اعلیٰحضرت قادیانی طرز پر ایک گمراہ فرقے کے بانی ہیں۔ اب تک اس الزام سے انھیں نجات نہیں دلا سکے۔

مولانا تاج محمد صاحب کے واقعہ کو نقد ونظر کی کسوٹی پر پرکھ لیں۔ انھوں نے بھی سخت مشکلات اور کافی دشواریوں کا سامنا کیا۔ مگر ارباب علم وفضل کو سمجھانے میں کامیاب ہو گئے کہ امام احمد رضا ہندوستان میں کسی فرقہ کے بانی نہیں ہیں۔ اور علمائے اہلسنت بھی یہی کہتے ہیں کہ "بریلوی کوئی فرقہ نہیں ہے" حسب ضرورت اور موقع محل کی مناسبت سے جہاں ضروری ہوتا ہے برائے امتیاز سنی کے ساتھ بریلوی کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سنی کا مترادف ہے۔

مولانا تاج محمد دام بالفضل اور ان کے مثل صرف پانچ عالم دین، جو عربی زبان

وادب پر مہارت اور قدرت رکھتے ہوں (اوراب اہلسنت میں اس کی کمی نہیں ہے) مسلک اعلیحضرت کی محبت میں وقیع اور جامع مضامین، مقالات، اورآپ کے افکار ونظریات اتنی کثرت سے شائع ہوتے کہ اہل عرب آپ کےعقائدوافکار سے آگاہ ہوتے۔

شعر۔لگارہاہوں مضامین نو کے پھر انبار ۔ خبر کرو میرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

موجودہ عہد میں تشہیر اور پروپیگنڈہ کا انداز بدل چکا ہے۔ مثلاً موبائل، سی، ڈی، وی ڈیو، عربی مجلّے، ماہنامے، وغیرہ ذرائع ابلاغ بروئے کار لائے جائیں۔ انشاء اللہ غبار چھٹ جائے گا۔ اور لفظ بریلوی کی حقیقت، مسلک اعلیحضرت کی ضرورت، اور افکار وعقائد اعلیحضرت کی اہمیت سے صاحبان فضل وکمال روشناس ہوں گے۔

اس تعلق سے مزید ایک واقعہ پیش ہے۔جس کے سبب لفظ بریلوی سے تعارف کی ضرورت واضح ہوجائے گی۔ ۲۰۰۰ء مبارکپور میں ایک خطرناک بم کانڈ ہوا۔جس کی دھمک پورے ہندوستان میں محسوس کی گئی۔اس میں پندرہ جانیں تلف ہوئیں۔اور بالقصد وبالارادہ تین سنی کو بھی شہید کر ڈالا گیا۔ دراصل یہ فساد شیعہ اور دیوبندی کے مابین ہوا۔ اہل مبارکپور اور سرکاری حکام کے سامنے اسے شیعہ اور سنی فساد کے نام سے موسوم کرنے کا زبردست زور لگایا گیا۔ مگر حضرت مولانا اسرارالحسن صاحب انصاری جو ایک عظیم خانوادے کے چشم وچراغ مشہور ومعروف عالم اور قائدانہ صلاحیت کے حامل ہیں۔جن کے دادا شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم نے ۲رمنزلہ سفالہ پوش عمارت کو اہلسنت کی مذہبی، اور دینی تعلیم کے لئے وقف کیا۔نصف صدی یا اس سے زائد عرصہ تک تعلیمی نظام، اساتذہ اور طلبہ کا قیام وطعام حسب منشاء واقف جاری رہا۔ پندرہ بیس سال قبل اس عمارت کو گرا کر شاندار دومنزلہ عمارت تعمیر ہوئی۔اس وقت یہ عمارت صرف ایک خاندان کا عشرت کدہ بن چکی ہے۔اب تعلیم وتعلم وہاں بند ہے۔

جبکہ وقف کی زمین میں واقف کے شرائط کی اتباع لازم ہے۔اعلیحضرت رضی اللہ

عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ وقف میں تصرف مالکانہ حرام ہے۔ اور متولی (ناظم یا صدر) ایسا کرے تو فرض ہے کہ ان کو نکال دیں۔ وہاں کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وقف کو ظلم سے نجات دلائیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

جامعہ اشرفیہ کی انتظامیہ کو شرعاً اختیار نہیں کہ اس زمین پر کسی کے مالکانہ تصرف کو برقرار رکھے بلکہ فرض ہے کہ وقف کی جائداد کو ذاتی استعمال سے آزاد کرائیں۔ ورنہ گناہ میں وہ برابر کے شریک ہوں گے۔

ضرورت ہے کہ اس عمارت میں خواتین اہلسنت کے لئے درجۂ عالمیت کی تعلیم کا انتظام ہو۔ تو وقف کی جائداد کا استعمال حسب منشاء واقف بھی ہوگا۔ اور مبارکپور کی یہ اسلامی بہنیں۔ گھوسی، کچھوچھہ شریف، سکٹھی وغیرہ دردر کی ٹھوکریں کھانے سے بچ جائیں گی۔ اور انتظامیہ بھی گناہ عظیم سے بچ جائے گی۔

المختصر۔ حضرت مولانا اسرارالحسن صاحب نے اس پر سخت اعتراض کیا۔ کہ مبارکپور میں شیعہ اور دیوبندی صرف دو محلے تک محدود ہیں۔ اور سنی (بریلوی) مسلمان پورے قصبے میں لگ بھگ 70٪ فیصد ہیں۔ اس طرح یہ فساد شیعہ اور سنی کے درمیان نہیں ہے۔ بلکہ شیعہ اور دیوبندی کے مابین ہے۔

اہل نظر کو دعوت فکر ہے۔ اس مقام پر بھی ہم نے اہلسنت یا سنی کو چھوڑا نہیں ہے۔ چونکہ ارباب حکومت ہمیں بریلوی مسلمان کہتے ہیں۔ اس لئے اس لفظ سے متعارف کرانا ناگزیر ہوا۔ اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا۔ جو بے گناہ سنی (بریلوی) گرفتار ہوئے۔ صرف یہ کہنے پر کہ میں بریلوی ہوں۔ انھیں چھوڑ دیا گیا۔

سبک روی کے ساتھ ایک سنجیدہ فکر ترتیب کے مرحلے میں
”اشرفیہ مخالف کون“